قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

ماہنامہ خالد ربوہ

تبوک 1352 ہش — ستمبر 1973ء

ایڈیٹر : عبدالباسط شاہد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"
(الہام المسیح الموعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"
(المصلح الموعودؓ)

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۱۹ | تبوک ۱۳۵۲ھش | شمارہ ۱۱

ستمبر ۱۹۷۳ء

ایڈیٹر
عبدالباسط شاہد

فہرست

سالانہ چندہ: سات روپے
قیمت فی پرچہ: ستر پیسے

پبلشر: محمد شفیق قیصر ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ

اداریہ

خدمت ــ خدمت ــ خدمت

ہمارا وطن عزیز ایک ہولناک سیلاب کی تباہ کاریوں سے دوچار ہے اور ملک کے بیشتر حصہ میں شدید بارشوں اور غیر معمولی طغیانی کے اثرات نظر آ رہے ہیں۔ سیلاب کا پانی اپنی تمام تندی اور تیزی کے ساتھ گزر چکا ہے مگر تباہ کن اثرات ہر طرف بکھرے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ یہ ایسا موقع ہے کہ ہم میں سے ہر فرد کو بے لوث خدمت کے جذبہ سے ملک اور قوم کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ہمہ تن وقف ہو جانا چاہیئے اور دامے درمے سخنے بنی نوع انسان کی خدمت میں منہمک ہو جانا چاہیئے۔

ہم میں سے بہت سے بھائی خود بھی اس سیلاب کی تباہ کاریوں سے بُری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ ربوہ کے بعض حلقوں میں بھی سیلاب کی وجہ سے بہت نقصان ہوا ہے مگر ہمارے لئے ضروری ہے کہ زندہ اور ترقی کرنے والی قوموں کی طرح پریشانی و گھبراہٹ اور ہر قسم کی بددلی اور مایوسی سے بچتے ہوئے خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کی آس اور امید پر تعمیرِ نو کے کام میں مصروف ہو جائیں۔

بنی نوع انسان کی بے لوث خدمات بجا لانے کی ہماری روایات بہت شاندار ہیں ہمیں ان روایات کو زندہ رکھنا اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا ہے کہ کوئی مشکل یا پریشانی ہمیں ہراساں نہیں کر سکتی بلکہ ہم اپنے محسنِ حقیقی کے بے پایاں احسانات اور غیر معمولی تائید و نصرت کے نشانات کے درمیان آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور ہر آنے والا دن ہمیں بنی نوع انسان اور انسانیت کی خدمت میں آگے ہی آگے پائے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ خدمتِ خلق کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"جب کبھی کسی شکل میں بھی ملک پر کوئی مصیبت آئے سب سے آگے اپنی جان کو خطرہ میں پیش کرو تا کہ دنیا محسوس کرے کہ تم دنیا کے لئے ایک ستون ہو اور تمہارے ذریعہ سے ملک کی چھت قائم ہے۔ اگر تم اپنے اندر تغیر پیدا کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی خوش تمہارے اہلِ ملک بھی خوش ہونگے اور ملک بھی ترقی کریگا اور لوگوں کے دلوں سے تمہاری دشمنیاں نکل جائیں گی اور تمہاری محبتیں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائینگی پس خدمت کرو اور کرتے چلے جاؤ۔ تمہارا نام خدام الاحمدیہ ہے خدام الاحمدیہ کے یہ معنی نہیں کہ تم احمدیت کے خادم ہو۔ خدام احمدیہ کے معنی ہیں تم احمدی خادم ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سید القوم خادمھم قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔ اگر تم واقع میں سچے احمدی بنو گے اور سچے خادم بھی بنو گے تو تھوڑے دنوں میں ہی خدا تعالیٰ خدام کو سید بنا دیگا۔ ہر شخص تمہارا احترام کریگا اور لوگ سمجھیں گے کہ ملک کی نجات ان کے ساتھ وابستہ ہے۔"

(مشعلِ راہ صفحہ ۸۳۶)

ہولناک سیلاب کے سلسلہ میں

خدّامُ الاحمدیّہ کی بے لوث خدمات پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے اظہارِ خوشنودی اور پیغام

گزشتہ ماہ جب ربوہ کے نشیبی حصے اور ارد گرد کے دیہات قیامت خیز سیلاب کی لپیٹ میں آگئے تو مجلس خدام الاحمدیّہ کی طرف سے فوری طور پر وسیع پیمانے پر امدادی سرگرمیاں جاری کردی گئیں۔ جن میں جان مال کا تحفظ، کھانا کھلانا اور علاج معالجہ کی سہولتیں شامل ہیں۔ ان بے لوث خدمات میں سینکڑوں خدام شب و روز بڑی بے جگری سے مصروف رہے۔ ان امدادی سرگرمیوں کی اطلاعات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ ٹیلیفون اور خطوط باقاعدہ بھجوائی جاتی رہیں چنانچہ حضور نے ان پر بے حد اظہارِ خوشنودی فرمایا اور خدام کے نام اپنے پیغام میں آخر وقت تک خدمات جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے نام ایک خصوصی کیبل گرام میں فرماتے ہیں:۔

"خدام الاحمدیّہ کی بے لوث خدمات قابلِ تعریف ہیں۔ سیلاب زدگان کو جانی اور مالی نقصان سے بچانے کے لئے انتہائی کوششیں جاری رکھیں۔"

اسی طرح محترم صدر صاحب خدام الاحمدیّہ مرکزیّہ کے نام اپنے ایک مکتوب گرامی محررہ ۱۶ر اگست ۱۹۷۳ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"میری طرف سے خدّام کو کہیں کہ جب تک ضروری ہو کام کو جاری رکھیں اور پوری تندہی اور ہمّت سے کام کریں۔ تمام احباب اور خدام کو السّلام علیکم کہہ دیں۔"

مجالسِ خدام الاحمدیہ
سیلاب زدگان کی امداد اور تعمیرِ نو کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں!

(محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم-اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمارے ملک کی آبادی کا ایک بڑا حصہ غیر معمولی بارشوں اور تباہ کن سیلابوں کی وجہ سے بُری طرح متاثر ہوا ہے جس کے نتیجہ میں ہمارے بھائیوں کے لئے کئی قسم کے مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ بے گھر لوگوں کو پناہ دی جائے، ان کی خوراک کا انتظام کیا جائے، طبی امداد کی سہولت مہیا کی جائے اور ان کے اموال کو جس حد تک محفوظ کرنا ممکن ہو محفوظ کیا جائے۔

بہت سی مجالس نے اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مثالی کام کا مظاہرہ کیا ہے اور نہایت دلیری اور ہمت سے مخلوقِ خدا کی خدمت کی ہے۔ موجودہ حالات میں جبکہ سیلابوں کا زور ٹوٹ چکا ہے اور متاثرہ افراد دوبارہ اپنے تباہ شدہ گھروں کو لوٹ رہے ہیں علاوہ مندرجہ بالا امور میں امداد کے لوگوں کو ان کے گھروں کی دوبارہ تعمیر کے کام میں **وقارِ عمل** کی صورت میں مدد پہنچانا اوّلین توجہ کا مستحق ہے۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ اس ضمن میں منظم رنگ میں اپنے قریب ترین متاثرہ علاقہ میں اپنے بھائیوں کی خدمت کا کام شروع کر دیں اور خدمت کے کام کی تفصیل اور علاقہ کے موجودہ حالات سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

مَیں امید رکھتا ہوں کہ ہر خادم اس موقعہ پر انشاء اللہ خدمت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کر کے اُس کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بھرپور توفیق بخشے۔ آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سفرِ یورپ ۱۹۷۳ء

اغراض و مقاصد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں یورپ اور انگلستان کا دورہ فرما رہے ہیں حضور مورخہ ۱۳ جولائی کو بروز جمعہ صبح ربوہ سے روانہ ہوئے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچنے پر احمدیہ ہال میں حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور نے اس خطبہ میں اپنے اس سفر کے اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"یورپ کے سفر کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں اور تفصیلی جائزہ لیا جائے کہ جماعت احمدیہ اپنے محدود وسائل کے باوجود کس طرح جلد سے جلد قرآن کریم کو مع متن اور ترجمہ دنیا بھر میں ہر گھر میں پہنچا دے اور یہ ترجمہ اس زبان میں ہو جو اس گھر میں بولی جاتی ہے۔"

دورہ کا مختصر تذکرہ حضور اسی روز دو بجکر پندرہ منٹ پر بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان کیلئے روانہ ہوئے۔ کراچی ایئر پورٹ پر احباب جماعت کراچی نے حضور اور اہل قافلہ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ حضور مع اہل قافلہ مورخہ ۱۴ جولائی کو سوا گیارہ بجے قبل دوپہر لندن پہنچ گئے۔ جہاں فضائی مستقر پر امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق، امام مسجد محمود زیورک مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ، گیمبیا کے ہائی کمشنر مقیم انگلستان اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ ہوائی اڈہ سے جب حضور مسجد فضل لندن پہنچے تو وہاں کثیر تعداد میں انگلستان کی مختلف اطراف سے آئے ہوئے احمدی احباب اپنے آقا کے استقبال اور زیارت کے لئے جمع تھے جنہوں نے خلوص دل سے اھلاً و سھلاً و مرحباً کہتے ہوئے اپنے آقا ایدہ اللہ کو نہایت پُرجوش رنگ میں خوش آمدید کہا۔ اُسی روز ٹیلی ویژن اور اخبارات نے حضور کی تشریف آوری کی خبر نشر اور شائع کی۔

حضور کا یہ مبارک سفر دینی و روحانی مصروفیات سے بھرپور ہے جس میں ۱۶ جولائی تا ۲۰ جولائی لیک ڈسٹرکٹ (Lake District) سکاٹ لینڈ کا سفر قیام لنڈن کی مصروفیات اور پھر بعض یورپین مشنوں ہیگ، فرانکفورٹ، زیورک اور کوپن ہیگن کا سفر شامل ہے۔ اس دوران میں حضور نے اہل یورپ، احباب جماعت، خدام و اطفال اور لجنات کو مختلف مواقع پر زریں ارشادات و نصائح سے نوازا۔ اسی طرح خطبات جمعہ میں بھی احباب

جماعت کو نہایت بیش قیمت نصائح اور ارشادات فرمائے۔ ان سب امور کی تفصیل تو ہم انشاء اللہ "خالد" کی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کریں گے۔ اس جگہ خدام و اطفال سے متعلق حضور کے بعض چیدہ چیدہ ارشادات پیش ہیں۔ امید ہے ہمارے خدام بھائی اور نوخیز اطفال ان زریں نصائح سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں گے۔

ارشاداتِ عالیہ

۱۴ر جولائی کو لندن میں ورودِ مسعود کے موقعہ پر ائیرپورٹ پر پریس کانفرنس کے دوران ایک نوجوان اخباری نمائندے کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

سب سے اعلیٰ یونیورسٹی

"آپ کی عمر ۲۰ سال کے لگ بھگ ہو گی اس عمر کے نوجوانوں کو اُن ذمہ داریوں کا بوجھ اُٹھانے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے جو عنقریب انکے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔ بنی نوع انسان کو اپنی بقا کی خاطر متحد ہو جانا چاہیئے۔ ایسے اتحاد کے لئے ارفع انسانی قدروں کو بنیاد بنایا جا سکتا ہے۔ پُرانی نسل اپنے مسائل کے حل میں ناکام ہو جائے تو لامحالہ نئی نسل کو یہ بوجھ اُٹھانا ہو گا۔ نوجوانوں کو غور و فکر اور مشاہدے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اپنے فیصلے خود کرنے کے قابل ہو جانا چاہیئے اور ان پر عمل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیئے۔ سب سے اعلیٰ یونیورسٹی تو یہی ہے کہ انسان خود مشاہدہ کرے، نتائج خود اخذ کرے اور اُن پر عمل کرنے کی عادت پیدا کرے۔" (الفضل ۲۰ر جولائی ۱۹۷۲ء)

چیئرمین ماؤ اور اسلام

۱۴ر جولائی کو رات ساڑھے سات بجے سے ساڑھے نو بجے تک حضور اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما رہے۔ اس دوران حضور نے...... ...دُنیا میں چار بڑے بڑے رونما ہونیوالے انقلابات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تیسرا انقلاب چین کا سماجی انقلاب ہے۔ چیئرمین ماؤ نے لکھا ہے کہ "تعلیمی اداروں کے فارغ التحصیل طلباء ایسے ہونے چاہئیں جو با اخلاق ہوں"۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ جو اخلاق انہوں نے سکھائے وہ قرآن کریم اور حدیث شریف کے مطابق ہیں۔ مثلاً انہوں نے کہا کہ چوری نہ کرو، استحصال نہ کرو، تکبر نہ کرو۔ اسی طرح چیئرمین ماؤ کا یہ کہنا کہ "تمہارے سر زمین کی طرف جھکے رہیں" کمیونزم کا حصہ نہیں بلکہ ایک ایسا قدم ہے جو اسلامی انقلاب کے نزدیک تر لیجانے والا ہے (حضور نے چیئرمین ماؤ کے ایک ایسے مضمون کا ذکر فرمایا جس کا ان کتابیں

ذکر نہیں جو اس وقت دستیاب ہیں۔ فرمایا جس وقت میں نے یہ مضمون مانگا تو میں نے دریافت کیا کہ کیا اس مضمون کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ جب مجھے بتایا گیا کہ ترجمہ ہو چکا ہے تو میں نے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے مجھے اس مضمون میں دلچسپی کیوں پیدا ہوئی؟ میں نے بتایا کہ اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ یہ مضمون تضاد کے متعلق ہے اور اسلام میں ہمیں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں کوئی تضاد نہیں ہو سکتا نہ ہے۔ لہٰذا دراصل ہمیں جو حکم ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کے نتیجہ میں ہماری زندگی کی جدوجہد میں بھی کوئی تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ اس اسلامی تعلیم کی روشنی میں مجھے طبعاً یہ دلچسپی پیدا ہوئی کہ دیکھوں کہ چیئرمین ماؤ نے جس زمانے میں یہ مضمون لکھا تو اُن کو اپنے علاقے میں کون کون سے Contradictions (تضادات) نظر آئے۔ ایک دوسرے مضمون کے پڑھتے وقت ہر ہر قدم پر قرآن کریم کی کوئی آیت یا کوئی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ذہن میں آجاتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ چیئرمین ماؤ کے ذہن پر اسلام کا گہرا اثر ہے۔"

(الفضل ۲۱ جولائی ۱۹۷۳ء)

سائیکل سواری

۱۵ جولائی کو ملاقاتوں کے بعد حضور نے احباب سے جو خطاب ارشاد فرمایا اس میں فرمایا:۔

"پاکستان میں آجکل میں نے دو تحریکیں کی ہیں۔ میں نے احباب جماعت سے کہا ہے کہ وہ سائیکل خریدیں اور سواری کریں اور اس طرح جن علاقوں سے ہمارا کوئی ملاپ نہیں وہاں جائیں اور لوگوں سے رابطہ پیدا کریں۔ اگر ایک لاکھ سائیکل سوار تیار ہو جائے اور ہر سائیکل سوار ایک صد میل سفر کرے تو ایک کروڑ میل سفر روزانہ ہوگا۔ یہ سفر جماعت کے لئے بھرپور برکات کا موجب ہوگا۔"

خدمت اور لٹریچر کی تقسیم

حضور نے فرمایا کہ "جو گاؤں راستہ سے ہٹ کر ہیں اور دور افتادہ ہیں اُن سے کہا جائیگا کہ اگر ہمارے شہر میں انہیں خدمت کی ضرورت ہو تو ہم اس کے لئے حاضر ہیں۔"

حضور نے فرمایا "مجھے لٹریچر کی طباعت کی فکر نہ تھی۔ نشر و اشاعت والوں نے بعض کتب تین ہزار کی تعداد میں چھپوائیں جو پانچ سال تک تقسیم نہ ہو سکیں۔" فرمایا کہ اب احمدی نوجوان تربیت حاصل کر چکا ہے جس کے نتیجہ میں اِن کی نئی سکیم کے تحت ایک رسالہ جو ایک لاکھ

کی تعداد میں طبع کیا گیا تھا نوجوانوں نے اُس کے نوّے ہزار نسخے پندرہ دنوں کے اندر اندر تقسیم کر دیئے۔ اور پھر تو اپنے مخالفین کی طرف سے بھی مزید فراہمی کا مطالبہ ہونے لگا۔"

۲۰ جولائی کو حضور نے ہرفیلڈ میں مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کے ہاں خدام سے گفتگو کے دوران کیمرے کے متعلق بعض سوالات کئے۔ جب اُن میں سے کوئی جواب نہ دے سکا تو حضور نے فرمایا:-

"یہ سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس چیز میں انسان کو دلچسپی ہو اسکے متعلق حتی الامکان پوری واقفیت اور علم حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پروفیشنل ہونے کے بغیر بھی انسان مہارت حاصل کر سکتا ہے۔"

لمبے بال انگلستان میں نوجوانوں میں لمبے لمبے بال رکھنے کا مرض عام ہو رہا ہے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا:-

"یہ لوگ بندروں کی طرح ایک دوسرے کی نقل کر رہے ہیں۔ احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ اگر لمبے بال رکھنے ہی ہوں تو مسنون بال رکھیں۔" (الفضل ۵ راگست ۱۹۷۳ء)

۲۶ جولائی کو حضور نے ہمیل سانڈ پارک (لیک دسٹرکٹ) میں اپنی قیامگاہ (ہوٹل) کے سامنے میدان میں چہل قدمی کے دوران نہایت پُر معارف ارشادات فرمائے جن کا مفہوم یہ تھا کہ:-

"ہر احمدی کو اسلام اور احمدیت کیلئے اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عزت اس دنیا میں پوری طرح قائم کرنے کے لئے جو بھی قربانی دینی پڑے وہ ہنستے ہوئے اور بلا جھجک دینی چاہیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اسی طرح قربانیاں دیں اور اب پھر اُسی طرح قربانیاں دینی ہوں گی۔" (الفضل ۸ راگست ۱۹۷۳ء)

جو ہو مفید لینا جو بد ہو اُس سے بچنا ۲۷ جولائی کو حضور نے لیک ڈسٹرکٹ کے علاقہ کے ایک اخبار "یارک پوسٹ اینڈ آرگس" کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا:-

"ایک مذہبی جماعت کے سربراہ کی حیثیت سے میرے لئے ضروری ہے کہ میری فکر و نظر میں پیش بینی اور دُور رسی ہو اور میں موجودہ کے ساتھ ساتھ آئندہ کے متعلق بھی سوچوں ورنہ میں قیادت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے میرے دماغ کو یہ صلاحیت بخشی ہے کہ وہ اپنے مفید مطلب امور کو اخذ کر لیتا ہے اور غیر متعلق امور کو چھوڑ دیتا ہے۔"

غلبۂ اسلام ۳ راگست بروز جمعہ حضور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ حضور علیہ السلام کی بعثت سے تین سَو سال کے اندر اسلام دُنیا پر غالب آجائے گا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسلام تین صدیوں سے قبل غالب نہیں آئے گا۔ اس سے صرف یہ مراد ہے کہ تین صدیوں کے اندر اندر اسلام اس قدر مکمل غلبہ پا جائے گا کہ باقی اقوام اور مذاہب کی حالت قابلِ ذکر بھی نہ رہے گی"

حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ :-

"۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء کے درمیان خدا تعالیٰ دنیا کو ایک ایسی روحانی تجلّی دکھائے گا جس سے غلبۂ اسلام کے آثار بالکل نمایاں اور واضح ہو جاویں گے"

دو سو سائیکل سوار خدام

نماز جمعہ کے بعد حضور نے احباب سے گفتگو کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ لندن کو یہ ارشاد فرمایا کہ :-

"ایک سال کے اندر اندر دو سو خدام کے پاس اپنے سائیکل ہونے چاہئیں۔ نیز سائیکل پر لمبے سفر کی مشق کی بھی ہدایت فرمائی۔ نیز حضور نے انصار، خدام اور اطفال کو ہدایت فرمائی کہ وہ غلیل خرید کر اپنے پاس رکھیں۔"

(الفضل ۱۴ راگست ۱۹۷۳ء)

ارشادِ نبوی

اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ اَنْصَحُهُمْ لِعِبَادِهٖ۔

ترجمہ۔ یقیناً انسانوں میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اسکے بندوں کا ہمدرد و خیر خواہ ہو۔"

ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تبلیغ اسلام اور اشاعتِ قرآن کے مقدس کام کو وسیع تر کرنے کی غرض سے یورپ تشریف لے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو عظیم کامیابیاں عطا فرمائے۔ بخیریت رکھے اور ہم جلد حضور کی زیارت سے فیضیاب ہو سکیں۔

سیلاب کی تباہ کاریاں

اور

خدام الاحمدیہ کی امدادی سرگرمیاں

(مرتبہ ۔ مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اس سال کا سیلاب اپنی شدت اور وسعت کے لحاظ سے مثال نہیں رکھتا ۔ غالباً گزشتہ سو سال کے دوران پنجاب اور سندھ میں کبھی بھی بیک وقت سب دریاؤں میں اتنی طغیانی نہیں آئی تھی کہ اس دفعہ آئی ۔

پنجاب اور سندھ کا بہت بڑا علاقہ اس سے متاثر ہوا ۔ اور اثرات وسیع اور گہرے ہیں ۔ شہر، دیہات، فصلیں، باغات، جانور، غلّہ، بیج، سڑکیں، ریلوے لائنیں، پل کوئی بھی سیلاب کی تباہ کاریوں سے محفوظ نہ رہ سکا ۔ بہت سی انسانی جانیں بھی ضائع ہو گئیں ۔ اس سیلاب کے دوران جماعت احمدیہ کے افراد نے عموماً اور خدام الاحمدیہ نے خصوصاً انسانی ہمدردی کے جذبہ کے تحت سیلاب زدگان کی جو خدمت اپنے محدود وسائل اور ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے انجام دی ہے اس کی مختصر رپورٹ قارئین خالد کی خدمت میں پیش ہے ۔ یہ رپورٹ کسی لحاظ سے بھی مکمل نہیں کہی جا سکتی ۔ اس کا انحصار کام کی ان ابتدائی اطلاعات پر ہے جو وقتاً فوقتاً مرکز کو موصول ہوئی ہیں ۔ اور کام کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے جس کی تفصیلات ابھی ہم تک نہیں پہنچیں اور اُن کا انتظار ہے ...... انسان دوستی، محبت اور ایثار اور خدمت کے بے شمار واقعات ہیں جو اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگانے والوں کے دل انسانوں سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں ۔

(۱)

مرکزی ہدایات

جولائی ۱۹۷۳ء کے آخر اور اگست کے شروع میں پنجاب میں شدید بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا ۔ چنانچہ صدر مجلس کی ہدایت پر مہتمم خدمت خلق مرکزیہ کی طرف سے پنجاب کے اکثر قائدین ضلع کو بذریعہ

ربوہ کے خدام سیلاب
زدگان اور ان کے
اسباب کو کشتیوں
کے ذریعہ نکال رہے
ہیں

ربوہ کے خدام سیلاب میں گرے ہوئے ایک مکان کا ملبہ اٹھارہے ہیں

لائلپور شہر میں سیلاب زدگان کو کشتیوں - ٹیوبوں اور ٹرالیوں کے ذریعہ
نکالنے والے خدام محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے ہمراہ

احمدنگر (جھنگ) میں سیلاب زدگان کے مکان بنانے والا خدام
کا ایک گروہ [illegible]

محترم جناب محمد حنیف صاحب رامے وزیر خزانہ پنجاب خدام الاحمدیہ لاہور کے سیلاب زدگان کے کیمپ میں خدام کے کام کا معائنہ فرما رہے ہیں - محترم چوھدری اسد اللہ خانصاحب ساتھ تشریف فرما ھیں اور مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید قائد ضلع کام کی تفصیل بتا رہے ھیں

خطوط و فون اس طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ شدید
بارشوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے مسائل کی طرف
توجہ دیں اور متاثرہ لوگوں کی ہر ممکن خدمت کی کوشش
کریں۔ ابھی مجالس بارشوں سے متاثرہ لوگوں کی خدمت
کا کام شروع کر ہی رہی تھیں کہ سیلاب نے ہر جگہ تباہی کا
سلسلہ شروع کر دیا اور اس سارے انتظام کا رُخ
سیلاب زدگان کی دیکھ بھال کی طرف مُڑ گیا۔

سیلاب کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ مجالس کی
طرف سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اس بات کی تسلی
دلادی گئی کہ انہوں نے سیلاب زدگان کی خدمت کا
کام شروع کر دیا ہے اور اس سلسلہ میں انشاء اللہ
کوئی کمی نہیں ہوگی۔

جہاں تک رسل و رسائل کے ذرائع نے اجازت
دی مرکز کی طرف سے بھی مجالس کو ساتھ ساتھ ہدایات
بھجوائی جاتی رہیں۔

(۲)

ہنگامی امدادی مرکز کا قیام

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر ہدایت
سیلاب کے خطرہ کی اطلاعات کے مدنظر ایوانِ محمودؓ
میں ۸ راگست سے ایک خاص دفتر قائم کر دیا گیا تھا۔
جو چوبیس گھنٹے کھلا رہتا۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے
مہتممین اور کارکنان ڈیوٹیوں پر مقرر کر دیئے گئے۔

مکرم سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مقامی نے
ایسا انتظام کر دیا تھا کہ خدام کا ایک تیز رو گروپ
مختلف امور کی انجام دہی کے لئے ہر وقت دفتر
مرکزیہ میں موجود رہتا۔ اس ہنگامی مرکز کا کام دو
بڑے حصوں میں منقسم تھا :۔

۱۔ ربوہ کے محلہ جات اور ربوہ کے ارد گرد
کے دیہات میں امدادی کام۔

۲۔ بیرونی اضلاع سے رابطہ، ان کے حالات
معلوم کرنا، ضروری ہدایات جاری کرنا اور
اُن سے اُن کے کام کی رپورٹ طلب کرنا۔

(۳)

ربوہ

ربوہ میں سیلاب کی اطلاع ملتے ہی امیر مقامی
حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خصوصی
ہدایات کے مطابق امدادی کام شروع کر دیا گیا۔ صدر
خدام الاحمدیہ مرکزیہ، صدر عمومی اور مہتمم صاحب مقامی
خدام الاحمدیہ پر مشتمل ریلیف کمیٹی مقرر کی گئی۔ اس
کمیٹی کی زیر ہدایات علاقہ کا جائزہ لیا گیا۔ کھڑکن
اور دوسرے نواحی دیہات میں ٹرکوں پر کشتیاں
بھجوائی گئیں جن کے ذریعہ خدام نے اپنی جانیں خطرہ
میں ڈال کر سیلاب کی تیز و تند لہروں کا مقابلہ کرتے
ہوئے سینکڑوں افراد کی جانیں بچائیں۔

۱۰ راگست کی رات کو پانی کا ریلا کوٹ امیر شاہ
اور دوسرے دیہات کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہوا اور
سرگودھا روڈ اور ریلوے لائن کو توڑتا ہوا محلہ
دار الفضل، محلہ دار الصدر شمالی اور دار الصدر غربی
میں بڑی سرعت سے داخل ہونے لگا۔ اسی وقت خدام

کو فیکٹری ایریا کی آبادی اور اُن کے سامان کے انخلاء اور حفاظتی بند کو مضبوط کرنے کے لئے بلایا گیا۔ خدام نے وہاں بڑی محنت اور جانفشانی سے انخلاء اور بند کو بچانے کا کام کیا لیکن پانی بند کی او بچائی پھلانگ کر ربوہ میں داخل ہونا شروع ہو گیا۔ اس طرح پانی فیکٹری ایریا میں بھی داخل ہو گیا اور دوسری طرف دارالیمن میں بھی پانی داخل ہوا جو بعض مقامات میں پانچ چھ فٹ تک گہرا تھا۔

اسی طرح ۱۰ اور ۱۱ اگست کی درمیانی رات، رات بھر خدام کی پارٹیاں محلہ دارالیمن میں لوگوں اور ان کے سامان کو نکالتے رہے۔

اس کے ساتھ ساتھ نواحی دیہات کے سیلاب زدگان اور سرگودھا زون پر سفر کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں ربوہ پہنچ چکے تھے۔ سب سے پہلے ان کے لئے خوراک کا مسئلہ تھا جس کا حل مکرم افسر صاحب دارالضیافت کے حسنِ انتظام نے کیا۔ ربوہ کے خدام، مدرسۃ تعلیم القرآن کے طلبہ و طالبات نے آٹا گوندھنے، پیڑے بنانے، روٹی پکانے وغیرہ کے تمام مراحل میں دن رات مصروف رہ کر روزانہ کم و بیش چودہ ہزار افراد کے لئے کھانا تیار کیا۔

مصیبت زدگان تک روٹی پہنچانا بھی ایک مشکل مسئلہ تھا جسے خدمت کے جذبہ سے سرشار خدام نے حل کیا اور بعض جگہ روٹیاں وغیرہ کشتیوں کے ذریعہ بلکہ اپنے سروں پر اُٹھا کر بھی پہنچائیں۔

سیلاب کی شدت کے ساتھ ساتھ ربوہ کے خدام کی خدمت کا دائرہ بھی وسیع ہوتا گیا اور کوٹ امیر شاہ، کھڑکن، ڈاور، چک منتھرماں، بوجی، احمد نگر، داراپتھر، ٹھٹھہ عمر، کل سپرا، پیلو وال صدیقیاں، پیلو وال سیداں، چھنیاں، کمال کے، کوٹ احمد یار، ڈُوم اور بیلیوں دوسرے ڈیروں اور مقامات پر انسانی جانوں کی حفاظت، مویشیوں کی حفاظت، گندم اور دوسرے سامان کی حفاظت کی خدمات سرانجام دی گئیں۔ ربوہ کے تعلیمی اداروں اور دوسرے کئی مقامات پر سیلاب زدگان کو رہائش کے لئے جگہ فراہم کی گئی۔

ربوہ کے محلہ جات کے لوگ جن کو اپنے گھروں سے نکلنا پڑا تھا خاص طور پر اہالیانِ دارالیمن، ان کو دونوں وقت محلہ میں خوراک پہنچائی جاتی رہی۔

طبی امداد فراہم کرنے کی غرض سے چھ امدادی کیمپ قائم کئے گئے جہاں ۵ سپیشلسٹ ڈاکٹر، بارہ ۱۲ ڈسپنسرز اور متعدد معاون خدام دن رات خدمت میں مصروف رہے اور مصیبت زدہ بیمار بھائیوں کا علاج کرنے کے ساتھ ساتھ احتیاطی تدابیر کے طور پر وبائی امراض کے احتیاطی ٹیکے ہزاروں افراد کو لگائے گئے۔ یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ ایلوپیتھی ادویہ کے ساتھ ساتھ ہومیوپیتھک ادویات بھی بڑے وسیع پیمانہ پر تقسیم کی گئیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ اور مضافات وبائی امراض سے محفوظ رہے۔

فوری امداد کے ساتھ ساتھ مستقل اور ٹھوس امداد مہیا کرنے کے لئے ربوہ اور مضافات ربوہ میں

قریباً چالیس پارٹیوں نے ہر جگہ کا تفصیلی جائزہ لیکر جملہ نقصانات کا اندازہ لگایا۔ اسی طرح مختلف دیہات اور ربوہ میں ملبہ اُٹھانے، رستہ صاف کرنے، قابلِ مرمت مکانوں کی مرمت کرنے، خطرناک مکانوں کو گرانے کے ساتھ ساتھ اور متعدد ضروری کام سرانجام دیئے۔

ربوہ کے خدام کو چنیوٹ کی نواحی بستی غفور آباد اسی طرح دھرنہ محمدی شریف بخاریاں اور چاہ مولیانوالا میں بھی انسانی خدمت کا نہایت عمدہ موقعہ میسر آیا۔ اِن جگہوں تک پہنچنا بہت ہی مشکل تھا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے خدام نے کسی بھی مشکل اور تکلیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کی جانیں بچائیں اور انہیں خوراک اور ادویہ پہنچانے کا انتظام کیا۔

(۴)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا

سیلاب کے شروع میں دو صد روپے نقد متاثرین کو دیئے اور مورخہ ۱۴ راگست سے ضلع کے مختلف مقامات پر باقاعدہ اور منظم طریق پر کام شروع کیا

تخت ہزارہ

تخت ہزارہ کے قرب و جوار کے دیہات سیلاب سے شدید متاثر ہوئے تھے۔ یہاں سب سے پہلے ایک امدادی کیمپ لگایا گیا۔ ۳۰ من آٹا، گھی، شکر، چنے، نمک، مرچ وغیرہ اشیائے ضروریات ان لوگوں میں مفت تقسیم کی گئیں۔

مزید جائزہ لینے کے بعد تخت ہزارہ، جھگی بکھولک، برج غلام رسول، بخاری خورد وکلاں، نصیر پور خورد، ٹھٹھی خورد، مٹھٹی کلاں، ٹھٹھہ گوجراں، برج فتح محمد، ملاحانوالہ اور برج دائم میں امدادی سرگرمیاں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مؤخر الذکر دونوں گاؤں میں پہنچنا بہت مشکل تھا۔ دونوں طرف دریا بہہ رہا تھا۔ خدام راشن سر پر اُٹھا کر کیچڑ، پانی اور انتہائی مشکل راستوں کو عبور کرنے کے بعد متاثرین تک پہنچتے رہے۔ راشن پہنچانے میں ایسے لوگوں کو خاص طور پر تلاش کیا گیا جو عزتِ نفس کے باعث باوجود ضرورتمند ہونے کے کسی کو ضرورت نہ بتاتے تھے

۱۷ راگست سے طبّی امداد کا کام بھی جاری کر دیا گیا اور ایک کوالیفائیڈ ڈسپنسر باقاعدہ خدمت کرتے رہے۔ ۲۳ راگست سے کیمپ مڈھ رانجھا میں منتقل کر دیا گیا۔

مڈھ رانجھا

مڈھ رانجھا کے نواح میں عبداللہ پور، باغ والا کھوہ، نواں کوٹ، راجہ ڈھر وغیرہ متاثرہ دیہات میں پہنچ کر ۸۰ خاندانوں کے ۴۵۰ افراد کو دو سیر فی کس کے حساب سے آٹا دیا گیا۔ دال چنے اور دیگر چیزیں اس کے علاوہ تھیں۔ راشن کے ساتھ ساتھ طبّی امداد کا کام بھی جاری رہا۔

چنڈ بھروانہ

چنڈ بھروانہ اور ارد گرد کا وسیع علاقہ سیلاب سے بُری طرح متاثر تھا۔ اُن کے قریب ترین جماعت چک نمبر ۸ ضلع سرگودھا کے دس خدام دو ٹیوں کی دو بوریاں، اچار، گُڑ اور بھُنے ہوئے چنے چنڈ بھروانہ اور اس کے قریب کے دیہات میں تقسیم کرنے کے لئے گئے۔ شاہ جیونہ سے آگے نو میل کا فاصلہ بڑی دقت سے طے کیا اور متاثرین میں کھانا تقسیم کیا۔ دو شامیانے ۱۸×۲۶ کے کرایہ پر لے کر چنڈ کے دوستوں کو دیئے اور انہیں ہر قسم کی مدد کی پیشکش کی۔ ان کے اٹھارہ مویشی ساتھ لے آئے اور ان کے چارہ وغیرہ کا انتظام کیا۔

دوسرا وفد یہاں چک نمبر ۹۸ شمالی کے احباب کا گیا۔ ۲۰۰/- روپے نقد بطور امداد دیئے۔ ۵۰۰/- روپے کی ادویہ قریباً ایک ہزار مریضوں میں تقسیم کیں۔ ۷۵۰ جانوروں کو گل گھوٹو کے ٹیکے لگائے۔ اس وفد نے چنڈ، ٹھٹھہ شیر کا میں امدادی کام کیا۔

خوشاب

مورخہ ۱۹ راگست سے خوشاب سے پانچ میل دور نوشہرہ روڈ پر چک نمبر ۱، نمبر ۲، نمبر ۳، نمبر ۴، نمبر ۵، نمبر ۶، نمبر ۷، نمبر ۸، نمبر ۹ ایم بی کے متاثرہ علاقہ کے وسط میں طبی امداد کا کیمپ لگایا گیا۔ ایک کوالیفائیڈ ڈسپنسر باقاعدہ خدمات بجا لاتے رہے۔ یہ کیمپ چوبیس گھنٹے کام کرتا رہا۔ ۲۷ راگست تک تقریباً ایک ہزار مریضوں کا مفت علاج کیا۔ چک نمبر ۵۹، نمبر ۶۰، نمبر ۶۱، نمبر ۶۲، نمبر ۶۳، نمبر ۶۴، نمبر ۶۵، نمبر ۶۶ میں امدادی وفود بھیجے جنہوں نے طبی امداد کے علاوہ خشک دودھ اور ڈبل روٹیاں بھی تقسیم کیں۔ خوشاب سنٹر کے ذریعہ ۵ بوری آٹا، گھی اور دیگر ضروریات کی چیزیں بھی تقسیم کی گئیں۔

خوشاب شہر میں متاثرین کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ ایک جوان بچی کی وفات پر اس خاندان سے خصوصی ہمدردی کی گئی۔ ۲۲ غرباء کے مکانات کی تعمیر میں مدد دی۔ ایک خراب کنوئیں کو درست کر کے قابلِ استعمال بنایا۔

چک نمبر ۴۶ جنوبی

چک نمبر ۴۶ کے قریب سیم کے پانی کی وجہ سے سرگودھا ربوہ روڈ پر ٹریفک معطل ہو گئی۔ یہاں امدادی کیمپ قائم کیا جس نے ۲۰ راگست تا ۲۴ راگست سڑک کے درست ہونے تک کام کیا۔ یہاں ۲۰۰ مریضوں کو طبی امداد دی۔ چار ہزار مسافروں، ۲۰۰ بچوں اور ۱۰۰ بوڑھوں کی مدد کی۔ تقریباً ۱۵۰۰ من سامان اُٹھا کر پانی میں سے دوسرے کنارے پر پہنچایا۔ یہاں مسافروں کیلئے میٹھا پانی نہ تھا سرگودھا سے ٹینکر پر میٹھا پانی کرایہ دیکر منگوایا اور ٹھنڈا پانی ۲۰ ہزار افراد کو پلایا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے اس کیمپ کا معائنہ کیا اور کام پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔

امدادی وفود

چک نمبر ۴۶ کے ماحول میں کئی امدادی وفود بھجوائے

گئے جنہوں نے دو ہزار سے زائد مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ ایک وفد طالب والا بتن بھی بھجوایا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ

متاثرہ علاقہ میں حالات معلوم کرنے کے لئے وفود بھجوائے۔ متعدد دیہات میں کئی طبی وفود بھجوائے گئے۔ ۲۴ راگست تک ایک ہزار افراد کا مفت علاج کیا۔ ڈیک نالہ کے قریب بسنے والے لوگوں کا سامان نکالنے میں تیس خدام نے مدد کی۔

بدوملہی کے احباب نے ۲۵۰ بوری آٹا ۲۷ روپے من کے حساب سے خرید کر ۲۰ روپے فی من مصیبت زدہ افراد میں تقسیم کیا۔ ناداروں کو مفت دیا گیا۔ متاثرہ لوگوں کا سامان نکالنے میں خدام مدد کرتے رہے۔

امدادی کام جاری ہے۔ کسی وجہ سے تفصیلی رپورٹ مرکز کو نہیں ملی

ضلع شیخوپورہ

خوراک

سیلاب کی آمد پر چیچوکی ملیاں ریلوے سٹیشن سے مسن کالر سٹیشن تک پانی میں گھرے ہوئے افراد میں تین صد کس کا کھانا تقسیم کیا۔ یہ کھانا اطلاع ملنے پر صرف ۴۵ منٹ کے اندر اندر تیار کر لیا گیا۔

موڑ کھنڈا اور چیچوکی ملیاں میں ۳۰۰ پیکٹ گڑ اور چنے کے تقسیم کئے۔

طبی امداد:۔ پانچ درج ذیل باقاعدہ طبی مرکز قائم کئے:۔

(۱) اتانگر شیخوپورہ سے ۲۵ میل دور۔

(۲) نارنگ (۳) بھوئیوال متصل شرقپور (۴) انگوتار متصل ہیڈ بلوکی (۵) پنوہڑ کانہ

ان کے علاوہ ایک گشتی شفاخانہ بھی قائم کیا گیا۔ جو روزانہ تقریباً ایک سو میل کا سفر کار پر کر کے مصیبت زدگان کی خدمت بجا لا رہا ہے۔

مورخہ ۳۰ راگست تک ان مراکز اور ارد گرد کے متاثرہ دیہات میں کل ۲۱۸۰ مریضوں کا علاج کیا۔ اور مختلف امراض مثلاً ملیریا، پیٹ درد اور پیچش وغیرہ کے لئے بیس ہزار سے زائد گولیاں تقسیم کیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ نے ۸۵۰ کس میں پکا ہوا کھانا تقسیم کیا۔

چنے اور گڑ کے ایک ہزار پیکٹ بنا کر پانی میں گھرے ہوئے افراد کو دیئے۔ ۴۰ من گندم اور ۲۰ من آٹا مستحقین کو دیا۔

۳۵۰ روپے نقد دیئے۔ ۶۲۰ مریضوں کو طبی امداد مفت دی اور پانچ صد کو ہیضہ کے ٹیکے لگائے۔

۱۰۵ خدام نے ایک ہفتہ کام کر کے دو بیواؤں کے مکان تعمیر کئے۔ ۵ مکانوں کا ملبہ اٹھایا۔ ۱۰ مکانوں کی تعمیر میں مدد دی۔

ضلع گجرات

سیلاب کی اطلاع ملتے ہی ۴۰ خدام کو متاثرہ

علاقہ میں بھجوایا گیا۔ یہ جائزہ چند گھنٹوں میں خدام نے مکمل کر لیا۔ اور بطور امداد فوری طور پر ۲۰ من آٹا، ½۲ من دال چنے وغیرہ اور ۲۰ سیر صابن اور ۳۵۸/- روپے نقد قلعہ داد، تارا گڑھ، کوٹ نتھو، گوراۓ میں تقسیم کئے گئے۔

گولیکی، لنگے اور سعد اللہ پور میں ۹۰۰/- روپے شہریوں میں تقسیم کئے گئے۔

سیلاب کی وجہ سے پھیلنے والی بیماریوں کی روک تھام کے لئے بطور طبی امداد ۴۷۰/- روپے کی کونین، ٹیٹرا سائیکلین، اے۔ پی۔ سی، S.G.D وغیرہ خرید کر تقسیم کی گئیں۔ ۱۰۰ شہریوں کو ہیضہ کے ٹیکے لگائے۔

امدادی کیمپ قائد آباد میں لگایا گیا۔

طلباء میں ۱۰۰ کتب خرید کر تقسیم کی گئیں۔ اور یہ کام جاری ہے۔

مجموعی طور پر ۲۰۰۰/- روپے

۲۰۰ من گندم کا آٹا

۱ من صابن

۷۰۰/- روپے کی دال ۸ من

۲۰۰۰ پارچات ہر سائز تقسیم ہو چکے ہیں۔

۲۷۸/- روپے مرکز میں اور ۱۰۰۰/- روپیہ وزیر اعظم فنڈ میں جمع کروا دیا گیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مجلس خدام الاحمدیہ منڈی بہاؤالدین

خدام نے بے لوث خدمات سرانجام دیں اور متاثرین سیلاب کی امداد کے لئے درج ذیل اشیاء وغیرہ تقسیم کیں:۔

آٹا =	۱۰۶ من
کنگھی =	۲ درجن
کپڑے چھوٹے بڑے =	۵۲۸ عدد
ماچس چھوٹے پیکٹ =	۱۸۰۰
دالیں =	۵ من ۱۰ سیر
A.T.S ۲۵ =	۱۲۰۰ ٹکیہ
سوڈا منٹ =	۱۰۰۰ "
ڈارا پرم =	۱۰۰ "
اسپرین =	۱۰۰ "
برتن =	۶ عدد
تیل مٹی =	۲۴ گیلن
دھوتیاں =	۲۱ عدد
ٹینٹ مکمل =	۶ "
نمک =	۵ من ۱۰ سیر
کھیس =	۷ عدد
چنے بھنے ہوئے =	۴ سیر
تیل سرسوں	۴ گیلن
نقد =	۷۰ روپے
صابن =	۲۲۴ ٹکیاں
مرچ =	۲۷ سیر

لونگ مقام پر امدادی کیمپ لگایا گیا۔

خدام نے سائیکلوں، ٹریکٹروں، تانگوں اور کشتیوں کے ذریعہ سے متاثرین کے انخلاء میں مدد کی۔

اسباب بچایا گیا اور متاثرین کو محفوظ مقام پر پہنچایا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

دو امدادی وفود وزیر آباد بھجوائے جنہوں نے ڈھونل اور لویری والا کے غریب اور سیلاب زدگان میں پارچات، صابن، چنے، چائے کے پیکٹ، دیا سلائی کی ڈبیاں اور عام ضرورت کی دوسری اشیاء تقسیم کیں۔ وزیر آباد میں ایک گری ہوئی دکان کا ملبہ اٹھایا۔

مرزا محمد نصیر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد نور نے ایک خصوصی وفد گجرات روانہ کیا۔ جس نے ۲۰۰ خشک خوراک کے تھیلے، ۲۰۰ پارچات اور دوسری ضروری چیزیں متاثرین میں تقسیم کیں۔ آخری اطلاع آنے تک دوسرے وفد کے لئے امدادی سامان جمع کیا جا چکا تھا اور اسے بھی عنقریب روانہ کر دیا جائے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کی پیشکش پر ڈپٹی کمشنر ملتان نے شام چار بجے کہا کہ ۸ ٹن خوراک کی فوری ضرورت ہے جو چھوٹے لفافوں میں پیک ہو اور صبح تک مل جائے۔ چنانچہ اسی وقت کام شروع کیا گیا اور راتوں رات مطلوبہ مقدار میں خوراک تیار کر کے لفافوں میں بند کر دی گئی۔

ملتان سے ۲۸ میل دور بنڈ ریسٹ ہاؤس کے قریب سینکڑوں سیلاب زدہ افراد تھے اور کھانے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ راستہ کٹھن ہونے کی وجہ سے کوئی وہاں جانے کو تیار نہ تھا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان نے خواہش کی کہ احمدی نوجوان وہاں کیمپ قائم کر کے خوراک مہیا کریں۔ یہاں پہنچنے کے لئے ۶ میل کا کچا اور کیچڑ والا راستہ طے کرنا پڑتا تھا۔ خدام روزانہ ۵۶ میل کا سفر سائیکلوں پر متواتر ۹ دن تک کرتے رہے اور ۵۴۰۰ بھائیوں کے لئے خوراک بہم پہنچائی اور ۵۲۵ افراد کی طبی امداد کی۔

دوسرا کیمپ ملتان سے ۵۰ میل دور پنجانی کے مقام پر قائم کیا۔ اس علاقے میں مزید ایک سو آٹھ من آٹا، گندم، دالیں، ادویہ اور دیگر ضرورت کی چیزیں تقسیم کی گئیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور

امدادی کیمپ جھنگ

مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور نے جھنگ میں امدادی کاموں کا آغاز ۴ اگست سے کیا۔ ابتداء میں پکا ہوا کھانا لائل پور سے بھجوایا گیا۔ پھر وہاں کیمپ قائم کر دیا گیا۔

دودھ کی تقسیم

متاثرین کی ضرورت کے مطابق اور بچوں اور مریضوں کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لئے دور دراز سے دودھ کا بندوبست کیا گیا۔ جھنگ میں تو دودھ ملنے کا سوال نہ تھا کیونکہ

کی طرف سے جھنگ میں متاثرین کی رہائش کے لئے سات کیمپ قائم تھے۔ خدام ان کیمپوں میں جاکر مجلس کی پرچی جاری کرتے اور مستحقین امدادی کیمپ سے دُودھ حاصل کرتے۔ دُودھ ڈیڑھ پاؤ سے ۲½ پاؤ تک ہر ضرورت مند کو دیا گیا۔ ۲۳ راگست تک دس ہزار سے زائد ضرورت مندوں میں ۴۰ من سے زائد دُودھ تقسیم کیا گیا۔

طبّی امداد

مجلس نے جھنگ میں ایک باقاعدہ ڈسپنسری قائم کی۔ لائل پور سے روزانہ کوالیفائیڈ ڈاکٹر تشریف لاتے اور کیمپوں میں جاکر متاثرین کا طبّی معائنہ کرتے اور مفت علاج کی سہولت فراہم کرتے۔ وبائی امراض سے بچاؤ کے لئے ہومیوپیتھک ادویہ بھی کھلائی گئیں۔ ۱۹ راگست سے گشتی ڈسپنسریاں قائم کیں۔ ۲۳ راگست تک ۲۰ ہزار سے زائد افراد کو مفت طبّی امداد دی گئی۔

خوراک اور دیگر ضروریات کی چیزیں

۱۶۶ من آٹا گندم، چار من چنے، تین من گڑ، ۱۶½ من دال، ۲۰ سیر چاول، ۲۰ سیر کھانڈ، ۶۲ گز لٹھا، ۲۴ جوڑے نئے اور چار صد مستعمل کپڑے، صابن، چائے، دیا سلائی کی ڈبیاں، مٹی کے تیل کے آہنی پیپے اور دیگر ضروری اشیاء براہِ راست اور جماعت احمدیہ جھنگ کی وساطت سے تقسیم کی گئیں۔ ہزاروں افراد کو پانی پلایا۔ جناب صدر کی ایک

متاثرہ بستی میں سرِ راہ مُردہ بھینس پڑی تھی جس سے ساری بستی میں سخت تعفّن اور بدبو پھیلی ہوئی تھی جو اتنی شدید تھی کہ ہمارے طبّی وفد کے دو اراکین اس تعفن کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ ۵ خدام نے یہ مُردہ بھینس دفن کرکے اس کے لوگوں کو اس مصیبت سے نجات دلائی۔

لائل پور شہر

لائل پور کی تاریخ کے سب سے زیادہ ہیبتناک سیلاب کی خبر ملتے ہی رات تین بجے سے خدام نے بڑے جوش مگر پورے نظم و ضبط سے کام شروع کر دیا خدا تعالیٰ کے فضل سے خدام کو ہزاروں مصیبت زدگان کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

خدام نے سیلاب کے خطرناک ریلے سے اپنے بھائیوں کو بچانے کے لئے کشتیوں اور ٹیوبوں کی مدد سے انسانی جانوں بلکہ چوپایوں کو بھی بچانے کی کوشش کی۔ ربوہ سے بھی ایک ٹرک پر چار کشتیاں اور وہ قابلِ فخر خدام بھجوائے گئے جو اس سے قبل ربوہ کے نواح میں خدمتِ خلق کے شاندار کارنامے سرانجام دے چکے تھے۔ خدام نے ۱۵۶ خاندانوں کے افراد، ان کا قیمتی سامان جس میں گندم کی کثیر مقدار بھی شامل تھی کشتیوں پر پانی سے نکالنے اور ٹرک اور ٹرالی کی مدد سے (جو ایک احمدی دوست نے خدمت کے لئے پیش کئے تھے) محفوظ مقامات پر پہنچائی۔

لائل پور کے خدام نے چار مختلف امدادی مراکز میں کام کیا۔ ان مراکز نے طبّی امداد کے میدان میں بھی قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔ چنانچہ احمدی ماہر ڈاکٹروں نے ۹۴۸۹ افراد کو طبّی امداد دی۔ مصیبت زدگان کو خوراک مہیّا کرنے کے ساتھ ساتھ بیماروں اور بچّوں کے لئے دُودھ کی فراہمی کا مسئلہ انتہائی اہم تھا خدام نے انتہائی کوشش اور محنت سے ۲۲۷۰ پونڈ دُودھ مہیّا کر کے ۱۲۵۵۷ ضرورت مندوں کی امداد کی۔ اس کیمپ کے نظم و ضبط اور قابلِ تعریف کام کو دیکھتے ہوئے عوام اور حکّام نے اسے مثالی کیمپ قرار دیا۔

مکرم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب مشیر گورنر پنجاب نے اس کیمپ کی کارکردگی کی تعریف کی اور جناب چوہدری ارشاد احمد صاحب وزیر صحت پنجاب نے تو اپنے ریمارکس میں یہاں تک لکھا کہ "میں چاہتا ہوں کہ تمام لوگ آپ کے نمونہ پر کام کریں"۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور نے شاہدرہ میں ۱۰ اگست سے امدادی مرکز جاری کیا اور اس مرکز میں لاہور شہر کی پانچوں قیادتوں کے خدام باری باری ۲۴ گھنٹے اپنے فرائض نہایت عمدگی سے بجا لاتے رہے۔

خدام نے اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر دلیرانہ وار متاثرین کی مدد کی۔ کئی بار پانی کی خطرناک گہرائی کی وجہ سے وہاں کھڑے ہوئے لوگوں نے خدام کو پانی میں داخل ہونے سے منع کیا لیکن متاثرین کی مصیبت کے پیشِ نظر خدام پانی میں کودجاتے رہے۔ بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں متاثرین کی مدد کے لئے سب سے پہلے پہنچنے کی سعادت ہمارے فدائی نوجوانوں کو خدا کے فضل سے نصیب ہوئی۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

اس بات کی پوری کوشش کی گئی کہ امدادی سامان متاثرین کے پاس پہنچ کر ان کو پیش کیا جائے نیز ان کی ہر طرح دلجوئی کی جائے اور ان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان سے مصیبت کے خوف و ہراس کو دُور کیا جائے۔ عام امدادی وفود کے علاوہ کچھ وفود کے ذمہ سروے کا کام تھا۔ تاکہ ایسے مصیبت زدگان کا بھی علم ہوتا رہے جن تک امداد اب تک کسی بھی ذریعہ سے نہیں پہنچ سکی۔

امدادی کاموں کا دائرہ درج ذیل علاقوں تک وسیع تھا۔ شاہدرہ میں اندرون مقبرہ نورجہاں، اندرون مقبرہ جہانگیر، اندرون مقبرہ آصف جاہ، پاور ہاؤس، شاہدرہ ریلوے سٹیشن (ریلوے لائن کے دونوں طرف کا علاقہ)، ویونگ فیکٹری اور اس کا عقبی علاقہ، اسلام نگر، عزیز کالونی، گاندھی آشرم اور گؤشالہ کے حلقے۔

بیرونی دیہات میں سے شمس آباد، فرخ آباد، مہر آباد، سگیاں، بھینی، چک ۲۳، فیض پور، کوٹ شریف

شادیوال، شہر قیوم خورد، کوٹ عبدالمالک اور ٹبہ کے متاثرہ علاقے۔

اِس کیمپ کے ذریعہ حسب ذیل اشیاء ضروریات تقسیم کی گئیں:۔

کھانا	=	۲۹۰۰۰ افراد
طبی امداد	=	۱۰۵۰۰ "
ٹیکے	=	۱۲۰۰ "
کپڑے	=	۶۰۰۰
جوتے	=	۳۰۵ جوڑے
نقد رقم	=	۳۶۸۱ روپے
ڈبل روٹی	=	۵۲۷۸
اچار	=	۱۳ من
صابن	=	۶۸۱ ٹکیاں
موم بتی	=	۲۹۰ عدد
چنے	=	۱۵ من
چائے	=	۶۸۱ پیکٹ
دیاسلائی	=	۱۳۸۰ ڈبیاں
گڑ	=	۲ من ۱۳ سیر
بسکٹ	=	۹۰ پیکیٹ

اس کے علاوہ دودھ، پیاز اور گھریلو استعمال کے برتن وغیرہ بھی تقسیم کئے گئے۔

تعمیر نو مورخہ ۹ ستمبر سے شاہدرہ کی دو نواحی بستیوں میں تعمیر نو کا کام شروع کیا گیا ہے۔ الحمد للہ دونوں بستیوں میں ۱۲ مکان تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ اور یہ مکان ایسے نادار اور کمزور لوگوں کے ہیں جن کو دوسرا سہارا نہ تھا۔ اور کئی بیوگان جن کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور کوئی سر پرست نہیں۔ ابھی تعمیر کا کام جاری ہے۔

محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور اور ان کے رفقاء کار کی نگرانی، رہنمائی اور خصوصی مدد خدام کو ہر آن حاصل رہی۔

اِس امدادی کیمپ میں وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو، گورنر پنجاب جناب غلام مصطفیٰ کھر، وزیر مال پنجاب جناب محمد حنیف رامے، بیگم شاہین حنیف رامے صدر ریڈ کراس سوسائٹی پنجاب احمدیہ امدادی کیمپ میں تشریف لائے اور خدام کے جذبۂ خدمت خلق اور تنظیم سے کام کرنے کو سراہا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور نے مجلس کے امدادی کاموں کی رپورٹ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی تو حضور نے فرمایا:۔

"الحمد للہ آپ کو بہتر خدمت کی
توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ احسن جزا دے۔
سب خدام بیٹوں کو میرا سلام
پہنچا دیں۔ میری دعائیں ان کے
ساتھ ہیں۔ ہمت سے کام لیں اور
اور ضرورت کی آخری گھڑی تک
پیار سے ذمہ داری نباہیں۔"

جھنگ صدر

اس سیلاب میں جھنگ بھی بُری طرح متاثر ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خدام نے ۲۰ سے زیادہ دفعہ وقار عمل کر کے گرتے ہوئے مکانوں کو محفوظ کرنے، گرے ہوئے مکانوں سے سامان نکالنے اور ملبہ جمع کرنے، نالیاں صاف کرنے، پردے وغیرہ تعمیر کرنے کا کام کیا۔ بعض مصیبت زدگان کو کشتیوں کے ذریعہ نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا اور ان کے کھانے کا انتظام کیا۔

شیر خوار بچوں اور بیماروں کو روزانہ منوں دُودھ مہیا کیا گیا۔

ایک بند کی مرمت کے لئے خدام نے نو بجے سے ایک بجے تک بڑی محنت اور خلوص سے کام کیا۔

۵۰۹ مریضوں کو ادویات فراہم کی گئیں۔

ڈیڑھ ہزار سے زیادہ افراد میں آٹا، دالیں اور ضرورت کی دیگر اشیاء تقسیم کی گئیں۔

ضلع بہاولپور

۱۔ پانچ من خشک خوراک تقسیم کی۔ گیارہ صد روپے کی خوراک اور دیگر ضرورت کی چیزیں خرید کر تقسیم کیں۔

۲۔ ۳۰۰ افراد کو ٹائیفائیڈ اور ہیضہ کے ٹیکے لگائے گئے نیز سینکڑوں مریضوں کو مفت طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔

۳۔ ایک مصیبت زدہ گھرانے کو ایک ٹینٹ لے کر دیا۔

۴۔ سیلاب سے متاثرہ جماعتوں میں خصوصی وفود بھیج کر خیریت دریافت کی اور ہر ممکن مدد کی۔

۵۔ لجنہ اماء اللہ بہاولپور نے متاثرہ لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے پارچات، جوتے اور دیگر اشیاء ضروریات جمع کیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ساہیوال

مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ نے جماعت احمدیہ اوکاڑہ کے تعاون سے ۵۰۰ اروپے نقد امدادی کاموں کے لئے جمع کئے۔ متاثرین میں ۸۴ روپے کی خوراک تقسیم کی گئی۔

لجنہ اماء اللہ اوکاڑہ نے پارچات، جوتیاں نقدی اور دیگر ضروریات کی اشیاء جمع کر کے احمدیہ ریلیف کیمپ لاہور کو ارسال کیں۔

ضلع مظفر گڑھ

پنجند کا بند ٹوٹنے کی وجہ سے پانی علی پور کی طرف بڑھنے لگا تو خدام نے نہر چندر بھان کے بند کو مضبوط کرنے کے لئے دن رات کام کیا۔

مختلف دیہات میں پانی میں گھرے ہوئے لوگوں کو کشتیوں کے ذریعہ محفوظ مقام تک پہنچایا۔

علی پور کے امدادی کیمپ میں پناہ لینے والے متاثرین کو پہلا کھانا دو گھنٹے کے نوٹس پر تیار کر کے

کھلایا گیا۔ مجموعی طور پر سات ہزار کس کو کھانا کھلایا گیا۔
۲۰۰ پارچات تقسیم کئے۔ مفت طبی امداد دی گئی۔

ضلع حیدر آباد

ایک ہزار روپے سیلاب فنڈ کے لئے جمع کئے۔
۵۰ جوڑے پارچات، ۲۵ جوڑے جُوتے اور چنے وغیرہ دیگر اشیاءِ ضروریات اکٹھی کر کے مستحقین کو دی گئیں۔
۵۰ افراد کو پانی سے نکال کر محفوظ جگہ پہنچایا گیا۔ ایک کنبہ کی ۴۰ بوری گندم زیرِ آب علاقہ سے خدام نے نکالی۔

ضلع نواب شاہ

ضلع نواب شاہ کی طرف سے تین ہزار چالیس روپے مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ چھ صد افراد کو مفت طبی امداد دی گئی۔ ۷۴۴۳ پیکٹ خوراک تقسیم کی گئی۔ اس کے علاوہ صابن، دالیں۔ گڑ اور بسکٹ وغیرہ ضرورت کی چیزیں تقسیم کیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے ۸۷ خدام نے کراچی سے ۱۵ میل دُور ٹھٹھہ میں حفاظتی بند پر ۱۶ر اگست تا ۲ر ستمبر دن رات کام کیا۔ بند کا ایک فرلانگ لمبا شگاف پُر کیا جس میں ریت کی ہزارہا بوریاں بھر کر ڈالی گئیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی نے امدادی کاموں کے لئے ۵۴۳۳ روپے، دو ہزار پارچات، ایک صد جوڑے جُوتے اور اڑھائی صد برتن جمع کئے۔ کراچی چھاؤنی کے قریب متاثرین کے کیمپ میں دُودھ، بچوں کے دودھ پینے کی بوتلیں، دوائیاں، صابن، دیاسلائی کی ڈبیاں وغیرہ اشیاءِ ضروریات تقسیم کیں۔

ضلع تھرپارکر

یہ ضلع سیلاب سے متاثر نہیں ہوا۔ انہوں نے متاثرہ اضلاع میں سیلاب زدگان کی خدمت کے لئے چار ہزار روپے کے عطایا اکٹھے کئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-
"اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر ایمان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔ مومن ایک خوبصورت ہوتا ہے جس طرح ایک خوبصورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے تو وہ اُسے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اگر وہ بدعمل ہے تو پھر کچھ بھی نہیں۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۹)

علمی مقابلے بر موقع سالانہ اجتماع ۱۹۷۳ء

قائدین مقامی سے گزارش ہے کہ خدام کو علمی مقابلوں میں شریک کرنے کے لئے باقاعدہ تیاری کروائیں اور اپنی مجلس سے علمی مقابلے منعقد کروانے کے بعد معیاری خدام کو مرکزی اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوائیں۔ شریک مقابلہ ہونے والے خدام کے نام ۲۵ راکتوبر ۱۹۷۳ء تک مرکز میں بھجوا دیئے جائیں۔

معیار: علمی مقابلے حسب ذیل تین معیاروں میں ہونگے۔

اوّل: گریجوایٹ، فاضل، جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ کے طلبہ یا اس سے زائد۔

دوم: میٹرک، ایف۔اے، درجہ ممہدہ تا ثانیہ۔

سوم: مذکورہ بالا ہر دو معیاروں سے کم تعلیم یافتہ۔

۱۔ مقابلہ تلاوت قرآن کریم

۲۔ " تفسیر القرآن

۳۔ " مطالعہ حدیث

۴۔ " مطالعہ کتب سلسلہ

۵۔ " حفظ قرآن کریم (حفاظ کا مقابلہ الگ ہوگا اور عام خدام تیسویں پارہ کی پہلی تین سورتیں یاد کریں گے۔)

۶۔ مشاہدہ معائنہ (۷) مقابلہ عام معلومات۔

۸۔ مقابلہ نظم خوانی (مندرجہ ذیل نظموں میں سے کوئی ایک زبانی سنانی ہوگی۔)

(۱) میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجوں پر راضی ہوں اور انکی نگاہ رہے نیچی
(کلام محمود)

(۲) اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
(درثمین)

۹۔ مقابلہ اذان

۱۰۔ پیغام رسانی (ہر مجلس صرف ایک ٹیم چھ افراد پر مشتمل شریک مقابلہ کر سکے گی)۔

۱۱۔ مجلس سوال و جواب۔ (خدام علمی سوالات ارسال کریں علماء سلسلہ جواب دیں گے)

۱۲۔ مقابلہ مضمون نویسی۔ مندرجہ ذیل عناوین میں سے کسی ایک پر مضمون لکھنا ہوگا (کل وقت ۱½ گھنٹہ)

(۱) دلائل ہستی باریتعالیٰ (۲) شدھی تحریک اور جماعت احمدیہ کی خدمات (۳) تحریک جدید کے اغراض و مقاصد (۴) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ یورپ ۱۹۷۳ء (۵) سیرت سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ

۱۳۔ تقریری مقابلہ معیار اوّل و دوم (وقت تقریر ۵ منٹ)

عناوین:۔ (۱) برکات خلافت (۲) وقت کی قدر و منزلت (۳) استحکام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں (۴) محنت

تقریری مقابلہ معیار سوم (وقت تقریر ۳ منٹ)

عناوین:۔ (۱) حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۲) حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا توکل علی اللہ (۳) خلافت ثالثہ کی ایک بابرکت تحریک (۴) محنت

خاکسار لئیق احمد طاہر
مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مکرم جمیل رحمان صاحب ربوہ

الوداع — حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یورپ روانگی پر — !

آپ کے ساتھ خداوند کا لشکر ہوگا
جائیے آپ وہ خود آپ کا ناصر ہوگا
بجلیاں ٹوٹیں کہ طوفان مقابل پہ اٹھیں
آپ ہی ہوگا پشیماں جو ستمگر ہوگا

آج پھر کفر نے چاہا کہ ترے رستے میں
اپنے ناپاک ارادوں کو بھی حائل کر دے
یا ترے عزم کو پابندِ سلاسل کر دے
یا ترے عہد کی تقدیس کو گھائل کر دے

میرے محبوب زمانے نے پکارا تھا تجھے
اور تو بھر کے مسیحائی کا دم نکلا ہے
لے کے قرآنی معارف کی شرابِ اطہر
تشنہ روحوں کے لئے خود ہی خُم نکلا ہے

اپنے ہاتھوں میں لئے مشعلِ ایمان و یقیں
تو نے ہی منزلِ گم گشتہ کے دکھلائے نشاں
اک نیا درسِ صداقت دیا رہبر بن کر
جذبۂ روحِ محبت کو دیا شوقِ جواں

جب بھی ماحولِ صداقت کے اجالوں میں
روحِ احساس نے ظلمت میں بھٹکنا چاہا
جذبۂ شوق نے مستی سے گریزاں ہو کر
ہاتھ فطرت کے تقاضوں کا جھٹکنا چاہا

دُور مغرب کی فضاؤں میں تہِ عزم کا رنگ
شام کو رنگِ شفق بن کے بکھر جاتا ہے
شوقِ دیدار کی بیتابی جلو میں لیکر
زہرۂ خورشید سے پہلے ہی نکل آتا ہے

قلبِ مضطر کی ذرا سنیئے جنوں خیز صدا
آپ ہر گام پہ ہوں شاد یہ اس کی ہے دعا
ہمیں کیا چاہیئے اب آپ کا حافظ ہو خدا
الوداع اے مرے آقا مرے پیارے آقا

مکرم فضل الرحمٰن صاحب بھیرہ

آجکل احمدیوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگہدار
کآخر کنند دعوئ حُبِّ پیمبرم

یعنی اے دل تو مسلمانوں سے ہمدردی کا سلوک کر کیونکہ یہ میرے مطاع و آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔

تصویر کا صحیح رُخ یہ ہے کہ عام مسلمان احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں اور باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ؎

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفیٰؐ مارا امام و پیشوا

باوجودیکہ حضورؑ کا اور حضورؑ کے ساتھیوں کا اسلام پر صحیح عمل تھا لوگوں نے آپؑ پر اور آپؑ کی جماعت پر کفر کے فتوے لگائے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ ۱۸۹۲ء میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے علماء ہند سے فتویٰ تکفیر لے کر شائع کیا۔ احمدیوں کو کافر اور مرتد قرار دیا گیا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا ان سے نکاح قائم کرنا اور ان کا جنازہ پڑھنا حرام قرار دیا گیا۔

اس کے پیچھے یہ خیال کار فرما تھا کہ یہ جماعت اپنی تعداد میں نہایت درجہ قلیل ہے اور عنقریب مخالفتوں کی تاب نہ لا کر ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے معدوم ہو جائیگی۔ مولوی عبدالاحد صاحب کے بیان سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ لکھتے ہیں :-

"طائفہ مرزائیہ امرتسر میں بہت ذلیل و خوار ہوئے۔ جمعہ و جماعات سے نکالے گئے۔ اور جس مسجد میں جمع ہو کر نماز پڑھتے تھے اس میں سے بے عزتی کے ساتھ بدر کئے گئے۔ معاملہ و برتاؤ مسلمانوں سے بند ہو گیا۔ عورتیں منکوحہ مخطوبہ بوجہ مرزائیت کے چھینی گئیں۔ مُردے ان کے بے تجہیز و تکفین اور بے جنازہ گڑھوں میں دبائے گئے۔ مال و آبرو کو نقصان، مرزائیوں کی آمدنی میں خلل آگیا۔ نہ مسجدوں میں جاسکے نہ مجلسوں میں۔"

اسی طرح بہت سے اور مقامات پر بھی بختیاں لگ گئیں۔ جب یہ سلسلہ ناگوار ہو گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخر سنہ ۱۹۰۰ء میں احباب جماعت کو ہدایت دی کہ نمازیں الگ پڑھیں کیونکہ حدیث میں آیا ہے "امامکم منکم" تمہارا امام تم میں سے ہو۔ ساتھ ہی آپ نے غیر احمدیوں کو رشتے دینے سے بھی اجتناب کرنے کو فرمایا کیونکہ اس میں قباحت تھی، جھگڑے ہوتے تھے۔ اولاد دین پر بُرا اثر پڑتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ملے جلے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر احمدیوں پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو ترقی کرتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ کے اس فرمان کی تعمیل کرنے والے روز افزوں ترقی کرتے گئے اور کرتے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس یہ ہم پر بہتان ہے کہ ہم نے کافر کہا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی تمام ذمہ واری غیروں پر ہے۔ کفر کے فتوے لگانے میں پہل انہوں نے کی اور فتوے کی رُو سے کفر اُلٹ کر اُن پر پڑا اس میں ہمارا کیا قصور ہے ؎

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ہماری علیحدہ تنظیم قائم کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس سے قوتِ عملیہ پیدا ہوتی ہے۔ ہماری جماعت نے علیحدہ تنظیم سے ہی اسلام کی خدمت میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اللھم زد فزد۔

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

تکالیف کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد پھر راحت ہے۔ مومن پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تکلیف اور دُکھ کا وقت آتا ہے تاکہ وہ آزمایا جائے اور صبر اور استقامت کا اجر پائے۔ مولانا رومی نے خوب فرمایا ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ اند

کلام الامامؑ

دن بُرے آئے اکٹھے ہو گئے قحط و وبا
اب تلک توبہ نہیں اب دیکھئے انجام کار

ہے غضب کہتے ہیں اب وحیٔ خدا مفقود ہے
اب قیامت تک ہے اِس اُمت کا قصوں پر مدار

وہ خدا اب بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے کرتا ہے پیار

گوہرِ وحیٔ خدا کیوں توڑتا ہے ہوش کر
اِک یہی دیں کیلئے ہے جائے عزّ و افتخار

مکرم رشید احمد صاحب صابر۔ کراچی

گھوڑا

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمتِ مسلمہ کو گھوڑوں کی پرورش اور اُن کی نگہداشت کرنے کی خصوصی تاکید فرمائی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "گھوڑوں کی پیشانیوں سے تا قیامت خیر و برکت وابستہ رہے گی۔ (بخاری کتاب الجہاد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذی استطاعت احباب کو اچھی نسل کے گھوڑے پالنے کی خصوصی تحریک فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی اس مبارک تحریک کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل مضمون پیشِ خدمت ہے تا احباب کو گھوڑوں کے متعلق ضروری معلومات حاصل ہو سکیں۔

گھوڑا پالنے کی ابتداء بعض اندازوں کے مطابق قریباً سات ہزار سال قبل ہوئی تھی۔ جنگلی گھوڑوں میں سے اس وقت پرزوالسکی (PREZWALSKY) نسل کے گھوڑے دُنیا میں موجود ہیں جو کہ ۱۸۷۹ء میں منگولیا کے شمالی مغربی علاقہ میں دریافت ہوئے۔ پالتو گھوڑے اور پرزوالسکی کے ملاپ سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ بارور ہوتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آپس میں نزدیکی رشتہ دار ہیں اور ان کی ارثی بناوٹ تقریباً یکساں ہے۔

گھوڑے شروع شروع میں تو انسانی خوراک بنے۔ ان سے دودھ بھی حاصل کیا جاتا تھا۔ بعد ازاں باربرداری، جنگ، تفریح اور کھیل کود میں استعمال ہونے لگے۔ برصغیر پاک و ہند میں ویدوں کے منتروں میں گھوڑے کا ذکر موجود ہے۔ اچھی نسل کے عربی گھوڑے محمد بن قاسم کے ساتھ آئے۔ اس کے بعد ہر آنے والے مسلمان حکمران کے ہمراہ گھڑسوار دستے موجود ہوتے تھے۔ باربرداری اور ڈاک کے لئے گھوڑے استعمال میں آتے رہے۔ مغلوں کے زمانہ میں گھوڑوں اور اُن کی بیماریوں کے متعلق چند کتب بھی لکھی گئیں۔ منظوم کتاب "فرس نامہ رنگین" اب بھی کسی نہ کسی لائبریری میں مل جاتی ہے۔ انگریزوں کی آمد کے بعد ان کی فوجوں کے لئے ہلکے اور چُست گھوڑے سندھ اور پنجاب کے علاقوں سے مہیا کئے جاتے رہے جس کی وجہ سے ان علاقوں میں گھوڑوں کی نسل کشی پر خاص توجہ دی جانے لگی۔ سندھ اور بلوچستان کے علاقہ سے بلوچی اور پنجاب کا انمول گھوڑا خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ اس کے علاوہ انگریز اپنے ساتھ ریس کا کھیل لائے

جس کے لئے انگریزوں نے ولایت سے تھارو بریڈ گھوڑے برآمد کئے جو یہاں کی آب و ہوا برداشت نہ کر سکے لہذا تھارو بریڈ کی نسل کشی یہاں شروع ہوئی۔ اور یہاں تھارو بریڈ نسل پیدا کی گئی جس کی نسل کشی سرگودھا، ساہیوال اور لائل پور میں ہو رہی ہے یہ گھوڑا بڑا چست و چالاک، مضبوط، جوشیلا اور خوشنما ہوتا ہے۔ ٹانگیں لمبی، مضبوط ہڈی والی صاف اور عمدہ ہوتی ہیں۔ پٹھے بڑے مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں۔

بلوچی نسل کا موجودہ وطن بلوچستان، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، بہاولپور اور ملتان کے اضلاع ہیں۔ اس کے کان لمبے، نوکیلے اور کھڑے ہوتے ہیں۔ لمبی گردن، سیدھے بال، پتلی اور مضبوط ٹانگیں، اٹھی ہوئی دم، بڑے اور مضبوط پٹھے اس نسل کی خصوصیت ہیں۔ گھوڑا چست قدم ہوتا ہے۔ اسلئے نیزہ بازی اور سواری کے لئے بہت مفید ہے میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تانگوں میں بھی اس نسل کے گھوڑے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ گھوڑا جلدی تھک جاتا ہے۔ اس نسل میں نقرہ رنگ کثرت سے ہے۔ مگر کمیت سرنگ رنگ بھی مل جاتا ہے۔

انمول نسل کا موجودہ وطن سرگودھا کی سون سکیسر وادی، جھنگ، لائلپور اور میانوالی کے ... اس نسل کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ نسل ... مگر مناسب توجہ نہ دی جا سکی جس کی وجہ سے یہ گھوڑے دوسری نسلوں سے مخلوط ہوتے گئے۔ ان کا قد درمیانہ ہوتا ہے۔ بالکا جسم، ڈبلی چھاتی، کان کی نوکیں اندر کو مڑی ہوئی اس نسل کی خصوصیات ہیں۔

ان نسلوں کے علاوہ پاکستان میں مخلوط نسلوں کے گھوڑے بھی پائے جاتے ہیں۔

گھوڑے کی خوراک

گھوڑے کا معدہ کل آلات انہضام کا صرف ۹ ٪ ہوتا ہے جس کی وجہ سے گھوڑے کے معدہ میں خوراک کی کافی مقدار نہیں ٹھہر سکتی۔ لہذا گھوڑے کو خوراک بار بار دینی پڑتی ہے۔ اسی طرح اگر کھانے کے تھوڑی دیر بعد ہی گھوڑے کو پانی پلا دیا جائے تو معدہ میں موجود خوراک غیر ہضم شدہ حالت میں ہی انتڑیوں میں چلی جاتی ہے۔ گھوڑوں کی غذائی نالی اور معدہ کے مقام اشتراک پر قنات یا چھلہ کا قطر کم ہوتا ہے اسلئے خوراک کا معدہ میں سے واپس منہ میں آنا قریباً ناممکنات میں سے ہوتا ہے اسلئے گھوڑے کو شاذ و نادر ہی قے ہوتی ہے۔ گھوڑوں کی چھوٹی آنت میں عنقیہ کے مقام پر ایک خاص پیچ پایا جاتا ہے۔ اور اگر انتڑیوں میں کسی وجہ سے گیس پیدا ہو جائے تو ہوا کی وجہ سے اس پیچ کے مقام پر آنت بند ہو جاتی ہے اور معدہ کا منہ بند ہو جانے کی وجہ سے قولنج (...) کی شکایت اکثر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ تو یہ اتنی شدید صورت اختیار کر سکتی ہے کہ گھوڑے کی موت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا خصوصیات کی بناء پر گھوڑے کے راشن خاص احتیاط

برتنی چاہیئے۔ تاکہ آسانی سے گیس پیدا کرنیوالی اشیاء خوراک کا حصہ نہ بن سکیں۔ اگر کافی وقت میسر ہو تو گھوڑے کو چارے اور دیگر ریشہ دار اشیاء کی بیشتر مقدار دینے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن زیادہ کام کے دنوں میں خوراک میں بیشتر مرتکز اشیاء دینی چاہئیں۔ گھوڑوں کی سب سے پسندیدہ مرتکز غذا جئی ہے۔ زیادہ چھلکا ہونے کی وجہ سے یہ خوراک کی طبعی حرکات میں بھی مدد دیتا ہے۔ دوسرے مویشیوں کی نسبت گھوڑوں میں ایک دوسرے سے مزاج میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ لہذا خوراک دیتے وقت ہر گھوڑے کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

گھوڑوں کی غذائی ضروریات

چونکہ گھوڑے کئی سال تک کام دیتے ہیں، اسلئے اگر خوراک کی بے ربطی کی وجہ سے گھوڑے کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو اس کے اثرات دیرپا ہوتے ہیں لہذا خوراک کے متعلق بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ کام کرنے والے گھوڑوں کو بیکار گھوڑوں کی نسبت زیادہ لحمیات کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ بیکار رہنے والے جوان گھوڑے کو جسم کی گرمائی قائم رکھنے کے لئے ایسی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے جو حرارت پیدا کر سکے۔ لہذا بیکار رہنے والے گھوڑوں کو ایسی خوراک دینی چاہیئے جس میں لحمیات بے شک کم ہوں مگر حرارت مہیا کر سکے۔ یہ ضروریات باجرہ، جئی، مکئی وغیرہ کے چارے سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ حاملہ گھوڑیوں کو لحمیات، معدنی اجزاء اور حیاتین مناسب مقدار میں ملنے چاہئیں تاکہ پیٹ میں جنین کی نشوونما درست ہو سکے۔ اور دودھ پلانے کے دوران ان اجزاء کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ بڑھنے والی بچھیریوں کو جوان گھوڑوں کی نسبت زیادہ لحمیات، حیاتین اور معدنی اجزاء کے علاوہ کیلشیم اور فاسفورس کی بھی مناسب مقدار ملنی چاہیئے۔

گھوڑوں کی نمک کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ان کی کھرلی میں نمک کا ڈلا رکھ دینا چاہیئے۔ جس سے وہ اپنی ضروریات کے مطابق نمک چاٹ لیں۔ اندازاً گھوڑے کو پونے دو اونس نمک کی روزانہ ضرورت ہوتی ہے۔

کام کاج کرنے والے گھوڑوں کو چارے کا $\frac{1}{4}$ یا $\frac{1}{3}$ صبح سویرے دے دینا چاہیئے۔ اس طرح کام کے وقت ان کی آنتیں زیادہ پھولی ہوئی نہیں ہوتیں۔ باقی $\frac{1}{2}$ یا $\frac{1}{3}$ دوپہر کو اور بقایا مقدار رات کے دوران دی جانی چاہیئے۔ گھاس دوپہر کو کبھی بھی نہیں دی جانی چاہیئے۔ اس کی بجائے دانے کا $\frac{1}{3}$ حصہ دوپہر کو دینا چاہیئے۔ بیکار گھوڑوں کو کام کاج والے دن کی نسبت پچاس سے ستر فیصد کم دانا چاہیئے۔ دانے کا دو تہائی جو کر یا چھان بورا ہو تو بہتر ہے۔ بیکار دنوں میں گھوڑے کی ورزش کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیئے گھوڑے کو دس سے بارہ گیلن پانی روزانہ ملنا چاہیئے گرمی اور سخت جسمانی کام کرنے کے دوران پانی کی

زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ پانی باقاعدگی سے اور مناسب وقفوں سے دینا چاہیئے۔ سخت جسمانی کام کرنے والے گھوڑوں کو پانی چارہ دینے سے پہلے پلانا چاہیئے۔ لیکن کام سے فارغ ہوتے ہی گھوڑے کو فوراً زیادہ مقدار میں پانی نہیں پلانا چاہیئے۔ گھوڑوں کی پانی کی ضروریات کا اندازہ آدمی کی اپنی پیاس سے لگایا جا سکتا ہے اور جب بھی سوار یا کوچوان کو پیاس لگے اسی وقت گھوڑے کو بھی پانی دکھلا دینا چاہیئے۔ گھوڑے کی تھان پر ہمیشہ ایسے تازہ پانی پلانا چاہیئے۔ اسی طرح کام ہو جانے سے پہلے بھی گھوڑے کو پانی پلا لینا چاہیئے۔

مشقت کرنے والے جانوروں کو مشقت کے لحاظ سے فی ۱۰۰ پونڈ جسمانی وزن ۱/۲ سے ۱ ۱/۴ پونڈ تک اناج کا آمیزہ استعمال کروانا چاہیئے۔ اسی طرح ایک سے ڈیڑھ پونڈ تک پیال یا اس کا متبادل سبز چارہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اناج کے آمیزہ میں ۳/۴ حصہ جئی اور ۱/۴ حصہ گندم، جئی یا چنوں کا چھلکا ہو سکتا ہے۔ کیلشیم اور فاسفورس کی کمی کی صورت میں ہڈیوں کا پاک صاف چورا شامل کرنا چاہیئے۔

سواری کے جانوروں کے لئے بھی جئی کا اناج سب سے بہتر تصور کیا جاتا ہے۔ اس کو اکیلا یا چنوں اور دوسری قسم کے اناجوں کے ساتھ ملا کر ۸ پونڈ کی مقدار تک دن میں تین چار دفعہ دیا جا سکتا ہے۔ قبض سے بچانے کے لئے اناج کے مرتکز آمیزے کے ساتھ چھان گندم کی بھی کچھ مقدار شامل کر دینی چاہیئے۔ مرتکز آمیزے کے علاوہ سواری کے گھوڑے کو عمدہ پیال بھی مناسب مقدار میں (اوسطاً اندازاً ۱۲ پونڈ تک) دی جا سکتی ہے لیکن خیال رہے کہ زیادہ پیال دینے سے جانور کا جسم غیر متناسب ہو جاتا ہے۔

گھڑ دوڑ کے لئے پالنے والے جانوروں کی خوراک ایسی ہونی چاہیئے جس سے اُن میں فربہی پیدا نہ ہو کیونکہ زائد جسمانی وزن تیز رفتاری حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ ایسے بچوں کو دودھ چھڑانے کے بعد جئی پر پالنا چاہیئے۔ شروع میں دو پونڈ جئی پیال کے ہمراہ دی جا سکتی ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ جئی کی مقدار بڑھاتے بڑھاتے دو سال کی عمر تک چھ پونڈ تک یومیہ جئی دی جا سکتی ہے۔ گھڑ دوڑ کی تربیت کے دوران آٹھ تا بارہ پونڈ تک بڑھائی جا سکتی ہے۔ گھوڑے کی انفرادی طبیعت کے مطابق پیال اور چارہ دینا چاہیئے۔ نظام انہضام کی صفائی کے لئے وقتاً فوقتاً چھان گندم ابال کر دینا چاہیئے۔

نسل کشی والی گھوڑیوں کو اگر حمل کے دوران مناسب غذا نہ ملے تو بچے کمزور پیدا ہونگے۔ لہٰذا ان گھوڑیوں کی مناسب نگہداشت انتہائی ضروری ہے اور ان کی غذا میں لحمیات، کیلشیم اور فاسفورس کی زیادہ مقدار ہونی چاہیئے۔ پھلی دار اچھی قسم کی پیال سردیوں میں دینی چاہیئے۔ اناج کے مرتکز

آمیزے میں چھان گندم کی شمولیت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ وضع حمل کے فوراً بعد چھان گندم اُبال کر دینے سے تسلی بخش نتائج حاصل ہوں گے۔ شروع میں کچھ دن لحمیات کی مقدار کم رکھنی چاہیئے۔ جس کو بتدریج بڑھایا جائے۔ کیلشیم اور فاسفورس کی کمی بھی واقع نہیں ہونی چاہیئے۔ بچے کی پیدائش سے پہلے گھوڑی کو آدھی بالٹی گرم پانی پلانا چاہیئے۔ بچے کی پیدائش کے بعد بھی نصف بالٹی نیم گرم پانی پلانا چاہیئے۔

بچھیروں کا دودھ چار سے چھ ماہ کی عمر میں چھڑوا دینا چاہیئے۔ دودھ چھڑوانے کے بعد پسی ہوئی جئی، چھان گندم یا السی کی کھل کا چُورا اور پسی ہوئی مکئی کا آمیزہ تیار کر کے بتدریج شروع کروایا جائے۔ چھوٹے جانوروں کو چونکہ لحمیات کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اسلئے ان کی غذا میں ۲ تا ۲½ پونڈ مرتکز آمیزہ کی مقدار شامل کرنی چاہیئے۔ اچھی پھلی دار چارہ اور ہڈیوں کا چُورا ½ اونس بھی دیا جا سکتا ہے۔ پیدائش کے بعد بچے کو گھوڑی کی بوہلی ضرور دینی چاہیئے۔ اس سے ایک تو بچے کی آنتیں صاف ہو جاتی ہیں دوسرے اس سے بچے میں عام بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ بچھیروں کو جوان ہونے اور درست جسامت پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے سال کے دوران ان کا وزن پورے وزن کا نصف ہو جائے اور یہ اس وقت ہی ممکن ہے جب اس کی خوراک پر شروع سے ہی توجہ دی جائے۔

بعض دفعہ گھوڑی کی موت یا کم دودھ کی وجہ سے بچھیرے کو دوسرے دودھ پر پالنا پڑتا ہے اگر تو بچے کو بوہلی مل جائے تو اس کا پالنا آسان ہو جاتا ہے۔ ایسے بچے کو یا تو کسی دوسری گھوڑی یا گدھی سے دودھ پلوائیں ورنہ پھر ایسے بچوں کو گائے کے دودھ پر پالا جا سکتا ہے۔ تازہ بیائی ہوئی گائے کے دودھ سے اچھے نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس گائے کے دس چھٹانک دودھ میں ایک بڑا چمچ شکر اور چار یا پانچ چمچے چونے کے پانی کے شامل کر لینے سے یہ آمیزہ گھوڑی کے دودھ کے نزدیک ترین بن جاتا ہے۔ اس کو جسم کے درجہ حرارت کے مطابق گرم کر کے پلانا چاہیئے۔ شروع میں پندرہ روز ہر گھنٹہ بعد پانچ اونس دینے کے بعد وقفہ بڑھاتے جانا چاہیئے۔ ۲-۳ ہفتے بعد شکر ملانا بند کر دیں، ۵-۶ ہفتے بعد کریم نکلا دودھ بھی استعمال کروایا جا سکتا ہے۔

سانڈ گھوڑے کو ایسی غذا دی جائے جس کو وہ رغبت سے کھا سکے۔ خام ریشہ ضرورت سے زیادہ نہ ہو تاکہ اس کا پیٹ نہ بڑھ جائے۔ سانڈ کے لئے مرتکز آمیزے میں ۴ حصہ جئی اور ایک حصہ چھان یا ۴ حصہ جئی اور ۲ حصہ مکئی اور ۳ حصہ چھان یا ۴ حصہ جئی، ۴ حصہ مکئی اور ایک حصہ کھل السی کا چُورا شامل کیا جا سکتا ہے۔ خوراک کے علاوہ سانڈ گھوڑے کی ورزش پر بھی خاص توجہ دی جانی چاہیئے۔۔۔

!۔۔۔

نسل کشی

گھوڑوں میں نسل کشی کا معیار اُن کی عمر کی بجائے قد و قامت پر ہوتا ہے۔ چھوٹی نسل کی جلدی بڑھنے والی گھوڑیاں اڑھائی سال کی عمر میں لیکن آہستہ بڑھنے والی گھوڑیاں تین سال کی عمر میں نسل کشی کے قابل ہوتی ہیں۔ گھوڑیوں میں زمانہ حمل گیارہ ماہ (اوسطاً ۳۳۲ دن) ہوتا ہے۔ یوں تو گھوڑیوں میں جنسی خواہش تمام سال ہی ہوتی رہتی ہے مگر موسم بہار میں اس کا اظہار زیادہ ہوتا ہے جو کہ عام طور پر پانچ تا سات یوم رہتی ہے۔ جنسی خواہش کے اظہار کے تیسرے روز جنسی ملاپ کروا لینا چاہیئے اور اس کے بعد ہر تیسرے روز جنسی ملاپ کراتے رہنا چاہیئے تاوقتیکہ گھوڑی میں جنسی خواہش کا اظہار ختم نہ ہو جائے۔ عام طور پر بچہ دینے کے پانچ تا سات دن بعد گھوڑیاں دوبارہ جنسی خواہش کا اظہار کرتی ہیں۔ اس طرح نویں دسویں دن دوبارہ جنسی ملاپ کروا دینے سے گھوڑی سے ہر سال بچہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جنسی ملاپ کے وقت گھوڑی کے پیروں میں ڈھنگا باندھ لینا چاہیئے اور فرج کو صابن کے ہلکے محلول یا کسی جراثیم کش دوائی سے دھو دینا چاہیئے۔

چیدہ چیدہ امراض

(۱) گل گھوٹو۔ یہ متعدی مرض ایک جرثومہ Pasturella Multocida کی وجہ سے پھیلتا ہے۔ گلے پر سوزش اور ورم اس کی سب سے بڑی پہچان ہے۔ تیز بخار، اسہال، دھسک والی کھانسی، آنکھ اور ناک سے پانی کا اخراج اس مرض کی دوسری علامات ہیں۔ اس مرض کا خوناب (Serum) بھی تیار ہوتا ہے۔ انٹی بائیوٹک اور سلفا دوائیوں کا ٹیکہ بھی مفید ہے۔ برسات اور بارش کا موسم شروع ہونے سے پیشتر تمام مویشیوں کو اس مرض کے خلاف ٹیکہ لگوا دینا چاہیئے۔

(۲) بدکنار (Glanders) یہ متعدی مرض Malleo Myces Mallei کی بدولت پھیلتا ہے اور اس مرض میں پھیپھڑے جلد اور ناک کی نالیاں متاثر ہوتی ہیں۔ ناک سے پیپ نما مادہ خارج ہوتا رہتا ہے۔ جلد میں گانٹھیں یا ناسور بن جاتے ہیں۔ پھیپھڑوں پر حملہ کی صورت میں جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ کام کی برداشت میں کمی ہو جاتی ہے۔ ناک سے خون اور بلغم کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اور کھانسی ہو جاتی ہے۔ ملک کے مروجہ قوانین کے مطابق کسی مویشی میں مرض کی تصدیق ہو جانے پر ایسے مویشی کو ہلاک کر دیا جاتا ہے اور مالک کو مناسب قیمت دے دی جاتی ہے۔ احتیاطی تدبیر کے طور پر تمام گھوڑوں کا میلن ٹسٹ

کروالینا چاہیئے۔ اور کسی ایسی جگہ سے پانی
نہ پلوانا چاہیئے جہاں دوسرے گھوڑے بھی
پانی پیتے ہوں۔

(۳) کنار (Strangles) اس متعدی مرض
کا حملہ عام طور پر نوعمر گھوڑوں پر جرثومہ
Streptococcus Equi
کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سستی، اشتہا میں کمی، تیز
بخار، ناک سے پیپ کے اخراج سے اس
مرض کا پتہ چلتا ہے۔ مرض کے تیسرے یا چوتھے
روز جبڑوں کے نیچے کی طرف غدود بڑھنے
شروع ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ سوزش
کے بعد پھٹ پڑتے ہیں جن سے پیپ خارج
ہوتی ہے۔ علاج کے لئے سلفا کی دوائیاں
اور پنسلین مفید ہے۔ عمدہ سبز چارہ، تازہ
اور صاف پانی، سردی اور گرمی سے حفاظت
ضروری احتیاطیں ہیں۔ مریض گھوڑوں کو
تندرست گھوڑوں سے علیحدہ کر دینا چاہیئے۔

(۴) قولنج (Colic) نامناسب قسم یا قلیل
سے غذا دینے، خوراک دینے کے فوراً بعد
کام لینے یا پانی پلانے میں بے قاعدگی کی وجہ
سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ گھوڑا درد کی شدت
سے بار بار پیٹ پر لاتیں مارتا ہے۔ بار بار
اٹھتا بیٹھتا اور لوٹتا ہے۔ پسینہ میں اضافہ،
دانہ، چارہ اور پانی کھانا پینا بند کر دینا اس
مرض کی دوسری علامات ہیں۔ اگر فوری طور
پر ماہر معالج حیوانات سے رجوع نہ ہو سکے
تو ابتدائی طبی امداد کے طور پر تارپین کا تیل
ایک اونس آدھ سیر سرسوں کے تیل میں ملا کر
پلانا مفید ہے۔

تندرست گھوڑے کا درجہ حرارت ۹۹ تا
۱۰۰.۸ F - نبض کی رفتار ۳۲ تا ۴۲ اور سانس
کی رفتار ۸ تا ۱۶ ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"مومن کو دو رنگی اختیار نہیں کرنی
چاہیئے۔ بزدلی اور نفاق ہر دو
مومن سے دور رہتے ہیں ہمیشہ
اپنے قول اور فعل کو درست
اور مطابق رکھو جیسا کہ صحابہ رضی اللہ
عنہم نے اپنی زندگیوں میں کر کے
دکھایا۔ ایسا ہی تم بھی ان کے نقشِ
قدم پر چل کر اپنے صدق اور
وفا کے نمونے دکھاؤ۔ حضرت
ابوبکر صدیق کا نمونہ ہمیشہ اپنے
سامنے رکھو۔"
(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵)

مکرم ناصر جمال حقانی صاحب - لائل پور

ہیضہ اور پرہیز

ہیضہ ایک متعدی مرض ہے۔ ہیضہ کے جراثیم کو دریافت کرنے کا سہرا ڈاکٹر کوچ کے سر ہے۔ انہوں نے یہ جراثیم ۱۸۸۲ء میں دریافت کئے تھے۔ انسانی جسم میں ان کی پناہ گاہ چھوٹی آنتیں ہیں۔ ہیضہ کے جراثیم کسی طریقہ سے آنتوں کے اندر پہنچ جاتے ہیں اور وہاں مرض پیدا کرتے ہیں۔ اس کی علامات عموماً ایک دن میں ہی ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس دوران طبیعت سُست اور بے چین ہو جاتی ہے۔ گاہے درد سر ہوتا ہے، ہاضمہ خراب ہو کر دو چار دست آتے ہیں۔

علامات

بیماری کی ابتداء میں پیٹ میں شدید درد اُٹھتا ہے۔ دست و قے آنے لگتے ہیں جسم میں رطوبت کی کمی ہو جاتی ہے اور جسم کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔ چہرے پر مُردنی چھا جاتی ہے جسم ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور آنکھوں کے گرد نیلگوں حلقے پڑ جاتے ہیں۔ یہ حالت دو تین گھنٹے رہتی ہے اور یہی حالت فیصلہ کن ہوتی ہے۔ اکثر مریض اس درجہ میں فوت ہو جاتے ہیں۔

پرہیز :- اسلامی تعلیمات کے مطابق اگر کھانے پینے اور رہنے سہنے کے آداب کو مدنظر رکھا جائے تو یہ بیماری جنم ہی نہ لے سکے۔ ہیضہ کے دنوں میں پانی کو جوش دے کر استعمال کرنا چاہیئے۔ خالی پیٹ گھر سے نہ نکلیں۔ کیونکہ اس حالت میں ہیضہ کے جراثیم جلدی غلبہ پاتے ہیں۔ اپنی رہائش گاہ میں صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھیں آئس کریم یا برف کا استعمال بند کر دیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کو تیار کرتے وقت حفظانِ صحت کے اُصول کو مدنظر نہ رکھا گیا ہو۔

وبا کے دنوں میں غذا زود ہضم کھائیے۔

گلے سڑے پھلوں سے بچیئے کھانے پینے کی چیزوں کو مکھیوں سے محفوظ رکھیئے کھانے پینے کے برتنوں کو گرم پانی سے صاف کیجئے۔ بیماری سے بچنے کیلئے سرکہ، پیاز اور ترشی کا استعمال رکھیئے۔ اگر ہو سکے تو حفاظتی ٹیکہ ضرور کروا لیجئے۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹر رشید احمد صاحب سلیم
سانگرہ ضلع لاہور

موسمی بخار ——— ملیریا

یہ موسمی بخار ایک خاص قسم کے جرثومہ سے پیدا ہوتا ہے جسے پلازموڈیم ملیریائی کہتے ہیں۔

اقسام مرض

اس مرض کی یہ قسمیں ہیں:۔

۱۔ باری سے آنے والا بخار
۲۔ لگاتار رہنے والا بخار
۳۔ مہلک ملیریا
۴۔ مزمن ملیریا۔

یہ بخار گرم اور مرطوب مقامات پر پایا جاتا ہے لیکن معتدل آب وہوا والے علاقے بھی اس کی زد میں آتے ہیں۔ یہ بخار موسم گرما اور خزاں میں زیادہ ہوتا ہے۔ پانی کا متعفن ہونا، گڑھے اور تالاب اس مرض کے پھیلنے میں معاون ہوا کرتے ہیں۔ یہ مرض مچھروں کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔ چنانچہ جراثیم مریض کے جسم میں داخل ہونے کے ۶ سے ۲۰ روز بعد علامات مرض ظاہر ہوتی ہیں۔

اس مرض کے دوران میں تلی بہت بڑھ جاتی ہے۔ بخار کے مزمن ہوجانے کی صورت میں تلی پتھر کی طرح سخت ہوجاتی ہے۔ جگر میں سوزش ہوجاتی ہے۔ اور جگر بڑھ جاتا ہے۔ ہڈی کے گودے، دماغ اور گردوں میں سوجن آجاتی ہے۔

اس مرض میں خون کے سرخ دانوں میں کمی آجاتی ہے اور کمی خون اس مرض کی لازمی علامت ہے۔

(۱) نوبتی بخار (اس کا ذکر اوپر آچکا ہے)
(۲) لگاتار رہنے والا بخار (اسکا ذکر آگے آئیگا)
(۳) مہلک ملیریا

اس قسم کا مہلک ملیریا ایسے علاقوں میں دیکھنے میں آتا ہے جہاں گرمی بہت پڑتی ہے۔ مریض بخار سے کافی کمزور ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اس کی عام علامات یہ ہوا کرتی ہیں:۔

(۱) ٹمپریچر بہت بڑھ جاتا ہے اور بعض اوقات ۱۰۷ سے ۱۱۰ تک جا پہنچتا ہے۔ (۲) دماغی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ ہذیان ہوجاتا ہے غشی طاری ہوجاتی ہے۔ دورے پڑتے ہیں اور بعض اوقات فالج لاحق ہوجاتا ہے۔ (۳) کئی بار بخار ایک دم تیز درجہ حرارت سے گرکر نارمل سے بھی نیچے چلا جاتا ہے اور ایسی حالت میں مریض مرجاتا ہے۔ ......

... (۴) قے اور پیچش شروع ہوجاتی ہے پیچش کے دستوں میں صفرا ملا ہوا ہوتا ہے۔

(۴) مزمن ملیریا

ملیریا کے لگاتار حملوں سے مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ کمی خون زیادہ بڑھ جاتی ہے اور جلد کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ جریانِ خون جسم کے کسی حصے سے شروع ہو سکتا ہے۔ خونی قے اس کی خاص علامت ہے۔ اس کے علاوہ بخار کے بے قاعدہ دَورے ہوتے رہتے ہیں۔ اس بخار کی تشخیصی علامت یہ ہے کہ یہ کونین کے استعمال سے اُتر جاتا ہے۔

ڈاکٹری علاج

کونین اِس مرض کی مسلمہ دوا ہے۔ اب تو اس کے لئے متعدد جدید دوائیں معرضِ وجود میں آ گئی ہیں، مثلاً اٹبرین، کاماکوین، پیلوڈرین، رئسوچین۔ بطور حفظِ ماتقدم کونین ۳ سے ۵ گرین یا پیلوڈرین ایک گولی ہفتہ میں ایک بار دیں۔

رئسوچین ایک دم ۳ گولی دن میں ۲ بار دینے سے بخار کافور ہو جاتا ہے۔

حاملہ عورتوں کو کونین کی بجائے اٹبرین یا پیلوڈرین یا کیماکوین دی جا سکتی ہے۔

چھوٹے بچوں کے لئے یوکونین ۲-۵ گرین استعمال کی جاتی ہے۔

طبی علاج

پیاس کو رفع کرنے کے لئے لیموں اور نارنگی کا رس یا آلو بخارا پانی میں بھگو کر وہ پانی پلانا یا شربت سکنجبین پلانا مفید خیال کیا جاتا ہے۔ نوبت کو روکنے کے لئے برگ تلسی چھ ماشہ، کالی مرچ ۷ عدد، فلفل دراز ایک عدد، مصری ایک تولہ سب کو پانی میں پیس کر نوبت سے ۴ گھنٹے پہلے پلائیں یا حبِ تلسی نوبت بخار سے پہلے ایک یا دو گولی پانی کے ساتھ دیں۔ یا کافور، کرنجوہ، برگ بھنگ، خاکسی ہموزن لیکر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ۲ گولی صبح ۲ شام ہمراہ عرق گلو، عرق کاسنی ہر ایک دو تولہ اور شربت نیلوفر ۲ تولہ کے ساتھ دیں۔

ہومیوپیتھک علاج

چائنا یا سنکونا (جب لرزہ ہو، پیاس لگے) بخار کی خاص دوا ہے۔ مدر ٹنکچر کے ایک دو قطرے یا ۱× کے چار قطرے ہر دو گھنٹہ بعد دیں یا کینین سلف ۱× کے ۵ گرین ہر گھنٹہ یا دو گھنٹہ کے بعد دیں۔

نکس وامیکا (جب اعضاء درد کرتے ہوں، جمائیاں آتی ہوں، ماتھے میں دھیما دھیما درد ہو، سر چکرائے اور ابکائیاں آئیں) ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد دیں۔

آرسنک البم (تمام جسم یا کسی حصہ میں جلن ہو، پیاس بہت لگے، تشویش اور بے چینی ہو) ۳× دن میں دو یا تین بار استعمال کرانی چاہیئے۔

نیٹرم میور ۳۰ زبان پر سفید تہہ جمی ہو، رات کو نیند نہ آتی ہو۔ دو خوراک یومیہ۔

یوپاٹوریم پرفولی ایٹم Q (لرزہ کا دورہ ہونے سے پہلے ہی سر درد ہو اور رہتی ہو، تمام جسم کے عضلات دُکھتے ہوں) کے ایک سے ۵ قطرے

ایک یا دو گھنٹہ بعد دیں۔

اپی کاک × ۳ (جاڑہ خوب لگتا ہو خوراک سے نفرت ہو۔ ابکائیاں، قے اور دست آتے ہوں) ہر گھنٹہ یا دو گھنٹہ بعد دیں۔

کیپ سی کم × ۳۔ جبکہ جاڑا بہت لگتا ہو، پیاس شدید ہو، پانی پینے سے جاڑا بڑھ جاتا ہو، گرمی سے آرام محسوس ہوتا ہو۔ ہر دو گھنٹہ بعد دیں۔

سیڈرن × ۳۔ جب بخار کا حملہ ٹھیک وقت پر ہوتا ہو۔ ہر دو گھنٹہ بعد دیں۔

بایوکیمک علاج

- نیٹرم سلف × ۶ شدید بخار کی صورت میں۔
- نیٹرم میور × ۶ باری والے بخار کے لئے۔
- کالی فاس × ۶ پرانے بخار کے لئے۔
- سلیشیا × ۶ پسینہ کے ساتھ آنے والے بخار کے لئے۔
- کلکیریا سلف × ۶ پرانے ملیریا کے لئے استعمال کراتے ہیں۔ (ماخوذ)

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور

بعض خوش قسمت صحابہ کرامؓ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بہت سے ساتھیوں کو یہ شرف عطا فرمایا کہ نماز با جماعت کے وقت ان کو نماز پڑھانے کا ارشاد فرمایا اور خود ان کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔ ایسے جن صحابہ کرام کا علم خاکسار کو اپنے بعض بزرگوں اور صحابہ کرام کے شائع شدہ حالات سے ہوا ہے اُن کے نام درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم حافظ معین الدین صاحب ساکن قادیان۔
۲۔ مکرم میاں جان محمد صاحب کشمیری " "
۳۔ مکرم مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور
۴۔ مکرم حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک " "
۵۔ مکرم حافظ نبی بخش صاحب " " " "
۶۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔
۷۔ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب بھیروی۔
۸۔ مکرم حکیم مولوی فضل الدین صاحب بھیروی۔
۹۔ مکرم مفتی محمد صادق صاحب بھیروی۔
۱۰۔ مکرم مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی
۱۱۔ مکرم حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔
۱۲۔ مکرم حافظ صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس
۱۳۔ مکرم مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔
۱۴۔ مکرم قاضی سید امیر حسین صاحب بھیروی *

(باقی کالم ۲ پر)

* بقیہ کالم ۲

۱۵۔ مکرم مولوی برہان الدین صاحب جہلمی
۱۶۔ مکرم مولوی محمد احسن صاحب امروہوی۔
۱۷۔ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی
۱۸۔ مکرم شیخ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی +

مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن، ڈنمارک
کا
تیسرا کامیاب سالانہ اجتماع

(مرسلہ: مہتمم صاحب مجالس بیرون، ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن کا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۹ اور ۱۰ احسان ۱۳۵۲ ہش کو نہایت کامیاب طور پر منعقد ہوا۔ دو ہفتہ قبل تمام خدام کو بذریعہ خطوط اور پروگرام شائع کر کے مطلع کر دیا گیا تھا مجلس عاملہ کے دو اجلاس زیرِ صدارت محترم سید جواد علی شاہ صاحب نائب صدر مجلس منعقد ہوئے تاکہ تمام انتظامات کا جائزہ لیا جا سکے۔

اجتماع کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے اس موقع پر مکرم مولانا کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج سویڈن اور محترم عبدالوہاب آدم صاحب نائب امام مسجد لندن کو خصوصی دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ نتیجۃً ہر دو اصحاب مورخہ ۸ احسان بروز جمعۃ المبارک کوپن ہیگن پہنچ گئے۔ اجتماع میں شرکت کے لئے یورپ کی مختلف مجالس کو بھی دعوت نامے بھیجے گئے مثلاً لندن، ساؤتھ ہال، کرائیڈن، سویڈن، ناروے، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، سپین وغیرہ۔ الحمد للہ کہ اجتماع میں ناروے سے ۲ خدام، سویڈن سے ۲ خدام اور انگلینڈ سے ایک خادم شریک ہوئے۔

پوری کوشش کی گئی کہ اس اجتماع کو مرکزی اجتماع کے نمونہ پر منعقد کیا جائے اور اس میں ہمیں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی حاصل ہوئی۔ پروگرام کو عملی شکل دینے کے لئے سید مبشر احمد صاحب کو نگران مقابلہ جات، محمد ادریس خان صاحب بنگش کو نگران علمی مقابلہ جات، مرزا محمد محسن بیگ صاحب کو نگران خوراک اور چوہدری محمود انور صاحب کو نگران ورزشی مقابلہ جات مقرر کیا گیا۔ ورزشی مقابلے اور کھیلیں منعقد کرنے کے لئے ایک سکول کی گراؤنڈ حاصل کی گئی۔

مورخہ ۹ احسان بروز ہفتہ پونے گیارہ بجے تلاوت کلام پاک سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ تلاوت مکرم مبین الحق صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم سید جواد علی شاہ صاحب نائب صدر مجلس نے خدام سے عہد لیا۔ مرزا محسن بیگ صاحب نے نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد محترم نائب صدر صاحب نے مشعلِ راہ سے

خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں حضرت المصلح الموعودؓ کے الفاظ میں پڑھ کر سنائیں اور آخر میں افتتاحی دعا کرائی۔

ساڑھے گیارہ بجے خدام کا اجتماعی فوٹو لیا گیا۔ اور اس کے بعد تمام خدام قطاروں میں میدان عمل کی طرف روانہ ہوئے۔ خوش قسمتی سے اس دن سورج سارا دن چمکتا رہا۔ میدان عمل میں پہنچ کر خدام نے کپڑے تبدیل کئے اور افتتاحی دوڑ کے لئے میدان عمل میں پہنچ گئے۔ سب سے پہلے ۱۰۰ میٹر کی دوڑ ہوئی جس میں شجاع الدین صاحب اوّل اور عبد الباری صاحب دوم آئے۔

۲۰۰ میٹر کی دوڑ میں عبد الباری صاحب اوّل اور گلزار احمد صاحب دوم آئے۔ اس دوڑ میں ۲ خدام نے حصہ لیا۔ ۵۰۰ میٹر کی دوڑ ہوئی جس میں کمال یوسف صاحب، عبد الوہاب آدم صاحب اور سید جواد علی شاہ صاحب نے بھی حصہ لیا۔ خلیفہ بشیر الدین صاحب آف سویڈن اوّل اور عبد الوہاب آدم صاحب دوم آئے۔

پھر گولہ پھینکنے کا مقابلہ ہوا۔ ۱۵ خدام نے حصہ لیا۔ عبد الباسط صاحب اوّل اور گلزار احمد صاحب دوم آئے۔ ایک بجے کبڈی کا دلچسپ مقابلہ ہوا۔ ۱۶ خدام شریک ہوئے۔ اے گروپ کے کیپٹن عبد الباسط صاحب اور گروپ بی کے کپتان عبد الباری صاحب تھے۔ کھلاڑیوں نے کھیل کے فن کا نہایت عمدگی سے مظاہرہ کیا۔ میدان عبد الباری گروپ کے ہاتھ رہا۔ اے ٹیم نے ۱۴ اور بی ٹیم نے ۲۱ پوائنٹ حاصل کئے۔ اس کے بعد میرو ڈیہ کا مقابلہ ہوا۔ ۲۰ خدام نے حصہ لیا۔ جناب کمال یوسف صاحب اور عبد الوہاب آدم صاحب نے بھی اس کھیل میں اپنے فن کا دلچسپ مظاہرہ کیا۔ کلائی پکڑنے کا مقابلہ بھی دلچسپ تھا۔ ۲۰ خدام نے زور آزمائی کی۔ فائنل میں افتخار ظفر آف ناروے اوّل اور عبد الباسط دوم آئے۔

کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر پڑھی گئی۔ اس کے فوراً بعد دینی معلومات کا پرچہ ہوا جس میں سب خدام نے حصہ لیا۔ دینی معلومات کے امتحان میں سید مبشر احمد صاحب اوّل اور مکرم عبد القادر صاحب اور محمود انور صاحب دوم آئے۔ شام چھ بجے عام دینی معلومات کا زبانی امتحان ہوا۔ اس میں بھی سب خدام نے شرکت کی۔ دو معیار رکھے گئے۔ معیار اوّل میں عبد الباری صاحب اور محمد ادریس منگلا صاحب اوّل اور سید مبشر احمد صاحب دوم قرار پائے۔ معیار دوم میں شیخ بلیغ الرحمن صاحب اوّل اور چوہدری نصیر احمد صاحب دوم قرار پائے۔ ججز کے فرائض مکرم سید جواد علی شاہ صاحب، مکرم کمال یوسف صاحب اور مکرم عبد الوہاب آدم صاحب نے ادا کئے۔

۹ بجے نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔ بعدہٗ محترم کمال یوسف صاحب نے درس ملفوظات دیا اور اس کے ساتھ پہلے دن کا پروگرام ختم ہوا۔

مورخہ ۱۰ احسان کو صبح ۳ بجے تہجد کی نماز پڑھی گئی۔ نماز فجر سے فارغ ہو کر ناشتے کا پروگرام تھا۔ اس کے بعد وقار عمل کے ذریعہ مسجد اور مشن ہاؤس کی صفائی کی گئی۔ دس بجے پہلا اجلاس شروع ہوا۔ صدارت جناب عبد الوہاب آدم صاحب نے کی۔

تلاوت احسان الٰہی صاحب نے کی۔ عبدالباری صاحب نے درثمین میں سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد ذکر حبیب کے موضوع پر محترم کمال یوسف صاحب نے نہایت مؤثر رنگ میں ایمان افروز تقریر کی۔ بعدہ سید جواد علی شاہ صاحب نے بیس منٹ تک خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد عبدالباری صاحب قائد مجلس کوپن ہیگن نے "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے عنوان پر خدام سے ۱۰ منٹ تک خطاب کیا۔ آپ کے بعد مکرم عبدالوہاب آدم صاحب نے "غانا میں جماعت احمدیہ کی خدمات" کے موضوع پر نہایت ایمان افروز تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے دوران نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے رہے۔ اس تقریر کے ساتھ پہلا اجلاس برخاست ہوا۔ کھانے کے بعد نمازیں ادا کی گئیں۔ پھر دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قریشی ناصر احمد صاحب آف ناروے نے کی۔ مکرم عبدالباری صاحب احمدی نے حضرت مسیح موعودؑ کے قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" کے چند اشعار سنائے۔ حسن کامبین الحق صاحب نے انگریزی ترجمہ سنایا۔ بعد میں مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن نے نہایت عالمانہ تقریر فرمائی۔ اسکے بعد مکرم جواد علی شاہ صاحب نے ایک فاضلانہ تقریر کی جو کہ بہت انہماک سے سنی گئی۔ پھر مکرم عبدالوہاب آدم صاحب نے "جماعت احمدیہ غانا میں" کے موضوع پر خطاب کیا۔ تقریر کے دوران خدام نے اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ آخر میں مکرم کمال یوسف صاحب نے نہایت اچھوتے انداز میں دلپذیر تقریر کی۔ بعد میں آپ نے اور سید جواد علی شاہ صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور اس طرح اجتماعی دعا کے بعد نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کے نعروں میں خدام اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

○

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"بعض لوگوں پر دکھ کی مار ہوتی ہے اور وہ ان کی اپنی بدکرتوتوں کا نتیجہ ہے۔ مَن یعمل مثقال ذرّۃٍ شرًّا یرہٗ۔ پس آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے کہ ایسا نہ ہو بداعمالیاں حد سے گزر جاویں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں۔ جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کے ساتھ نگاہ کرتا ہے تو عام طور پر دلوں میں اس کی محبت کا القاء کر دیتا ہے لیکن جس وقت انسان کا شر حد سے گزر جاتا ہے اسوقت آسمان پر اس کی مخالفت کا ارادہ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں مگر جونہی وہ توبہ و استغفار کیساتھ خدا کے آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۱۳۲)

مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی

خدمت خلق :-

۔ رجولائی کو مجلس کی تربیتی کلاس ہونا تھی جو کہ بارش کی وجہ سے نہ ہو سکی۔ خدام جو کہ تربیتی کلاس کے لئے جمع ہو گئے تھے ان کو مکرم قائد صاحب نے ہدایت دی کہ وہ بارش سے متاثرہ علاقہ میں پھیل جائیں اور وہ غریب لوگوں کی مدد کریں۔ چنانچہ فوراً ۱۳ خدام نے اپنے آپ کو پیش کیا اور ۱۰ گروپوں میں تقسیم ہو کر متاثرہ بستیوں میں پھیل گئے۔ خدام نے اپنی کاروں پر ۴ من آٹا ۲ من چاول۔ ۲۵ سیر بھنے ہوئے چنے۔ ۲۸ پونڈ خشک دودھ اور ۱۳ سیر دالیں رکھیں اور پانی میں گھرے ہوئے لوگوں میں جا کر تقسیم کیں۔ خدام نے اپنے کندھوں پر خدمتِ خلق مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کا بیج لگا رکھا تھا یہ اشیاء ان غریب عورتوں اور بچوں میں تقسیم کی گئیں جو واقعی پانی کی تباہ کاریوں کا شکار ہو چکے تھے۔ جن کی جھونپڑیاں پانی میں بہہ گئی تھیں۔

۱۷ خدام نے جھونپڑیوں کی اشیاء مثلاً بانس، چادریں، چارپائیاں، لکڑی کے صندوق اور ۳ عدد بکریاں پانی سے بہتی ہوئی نکالیں۔ خدام نے اپنے ہاتھوں سے ملبے میں سے بانس نکالے اور جھونپڑیوں کے مالکوں کے ساتھ مل کر ۳ گھنٹے کی محنت سے ۲ جھونپڑیاں بنانے میں مدد کی۔

تقریباً ڈیڑھ بجے دوپہر ۲ خدام ایک ڈاکٹر صاحب اور ادویات کا ایک کثیر ذخیرہ لیکر کاڈی پہنچے اور لوگوں کو مختلف قسم کی ادویات دیں۔ ۲ گھنٹے کی کارروائی میں خدام نے ۷۶ افراد میں ادویات تقسیم کیں۔ مجموعی طور پر ۲۶ خدام نے اس کام میں حصہ لیا اور تقریباً ۵ گھنٹے فی خادم وقت صرف ہوا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی)

عیادتِ مریضاں :-

مؤرخہ ۲۳ ۱۲ کو پروگرام کے مطابق خدام کو مریضوں کی عیادت کے سلسلے میں جانا تھا مگر اس تاریخ کو کراچی میں حضرت اقدس کی آمد کے باعث یہ پروگرام ۱۱ کو رکھا گیا۔

اس مرتبہ ۲۴ خدام پر مشتمل خدام کے ۱۰ وفود ترتیب دیئے گئے اور ان کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ان لوگوں کے گھروں پر جائیں جن کو حالتِ علالت میں وہ ہسپتالوں میں مل چکے ہیں اور ان کے پتہ جات حاصل کر لئے تھے۔

خدام ۸ افراد کے گھروں پر گئے جن میں سے ۹ افراد گھر پر ملے۔ وفد کے لیڈر کو ہدایت تھی کہ وہ ۱۰ ..

کو قرآن مجید مترجم کا ایک ایک نسخہ تحفہ میں دیں۔ سو الحمد للہ تمام آدمیوں نے خدام کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا۔ چائے وغیرہ سے تواضع کی اور قرآن مجید کا تحفہ بڑے تشکر سے قبول کیا اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔

ایک آدمی نے جن کا نام مکرم خالد اقبال تھا پوچھا کہ آخر آپ لوگوں کو کیا غرض ہے کہ آپ عوام الناس کا اتنا خیال رکھتے ہیں؟ اس کے پیچھے کونسا جذبہ کارفرما ہے؟ جب اُنہیں بتایا گیا کہ یہ سب رضاءِ الٰہی کے حصول کیلئے ہے تو وہ بہت متاثر ہوئے۔

اس کے علاوہ ۲۰ خدام پر مشتمل وفود مختلف ہسپتالوں میں گئے اور اُن مریضوں کو جن کو جلد ہسپتال سے رخصت ہونے والی تھی قرآن مجید کے تحفے دیئے۔ اُنہوں نے بڑی دُعاؤں اور شکریہ کے ساتھ قبول کئے۔ یہ بھی ایک نیا انداز تھا کہ اِس طرح قرآن مجید کی تقسیم بھی ہوگی اور حضرت امیر المومنین کا منشاء بھی پورا ہوگا۔

جناح ہسپتال میں جب خدام کا ایک وفد گیا تو ایک غریب آدمی کی وفات ہوئی تھی۔ اس کے کفن کا انتظام کروانے میں خدام نے مدد دی اور اس طرح اس کے غریب لواحقین سے دعائیں حاصل کیں۔

(ناظم خدمتِ خلق مجلس سوسائٹی۔ کراچی)

مجلس خدام الاحمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ

وقارِ عمل۔ مجلس خدام الاحمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ نے مورخہ ۱۰ جون کو ایک وقارِ عمل منایا۔ جس میں مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے سب افراد شامل تھے۔ یہ وقارِ عمل ایک ایسے رستہ پر منایا گیا جو پچھلے دس سال سے خراب تھا اور برسات میں تو بہت ہی تکلیف دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ نے اس سال اس اہم کام کو اپنی مدد آپ کے ذریعہ کر کے گاؤں والوں کے لئے ایک نمونہ پیدا کر دیا۔ رستہ کی لمبائی ۶۰ فٹ اونچائی ۳ فٹ اور اندر چوڑائی ۸ فٹ ہے۔ یہ سارا کام محترم سیٹھ محمد امین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ کی زیر نگرانی پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ علاوہ ازیں خدام الاحمدیہ نے ایک ۲۲۰ گز لمبی سڑک پر مٹی ڈالی ہے اور گزرگاہ کو کافی حد تک اونچا کر کے قابلِ استعمال بنایا۔ (قائد مجلس قلعہ صوبہ سنگھ)

مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۲۱/ج.ب گوکھووال

مورخہ ۲۲-۷-۷۳ بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۲۱/ج.ب گوکھووال میں وقارِ عمل منایا گیا۔ نمازِ فجر کے بعد خدام و اطفال نے ٹوکریاں اور کسیاں اکٹھی کیں اور گاؤں کو جانے والی ۲ فرلانگ لمبی سڑک کے کناروں پر مٹی ڈالنے کے لئے ایک جگہ جمع ہوئے۔

بارش کی وجہ سے سڑک کے دونوں کنارے پانی سے بہہ گئے تھے اور خدشہ تھا کہ اگر فوری طور پر سڑک پر مٹی نہ ڈالی گئی تو ٹوٹ جائے گی۔

مجلس کے ۲۶ افراد نے ۲½ گھنٹے کام کر کے سڑک کے دونوں کناروں پر ۹۰۰ فٹ مٹی ڈالی۔ اس طرح سڑک کو ٹوٹنے سے محفوظ کیا۔ اس وقارِ عمل کی خبر

روزنامہ امروز میں بھی شائع ہوئی۔
(میاں مبارک احمد قائد ضلع لائل پور)

مجلس خدام الاحمدیہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ

خدمتِ خلق :-

(۱) ہماری آبادی میں ایک غیر از جماعت عمر رسیدہ کا پوتا فوت ہو گیا۔ اس کی مدد کے لئے کوئی تیار نہ ہوا۔ ہم نے اس بچے کے کفن دفن تک سب کام کئے۔ میل کے فاصلہ پر اُن کے رشتہ داروں کو فون کیا۔ واپس آکر گورکن کو بلا کر لائے اور قبر کھدوائی۔ اسی طرح تین فرلانگ سے اینٹیں وغیرہ اپنے سر پر اُٹھا کر لائے۔ ٹیلیفون کا بل اپنی جیب سے ادا کیا۔ میت کے ساتھ گئے اور خود اپنی نگرانی میں اُس بچے کو دفن کرایا۔ اس کا اثر اہل خانہ اور اُن کے بزرگوں پر اس قدر ہوا کہ انہوں نے علی الاعلان ہر جگہ یہ کہا کہ خدام الاحمدیہ نے ہماری ہر طرح کی مدد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق مزید عطا فرمائے۔

(۲) ایک احمدی ڈینٹل ڈاکٹر کی دکان پر مرمت کا کچھ کام تھا۔ وقار عمل کے ذریعہ اس دکان میں فرش کیا۔

(۳) بارش کی وجہ سے ایک ریڑھا دلدل میں پھنسا ہوا تھا۔ لوگ پاس سے گزر جاتے تھے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ہمت دی ہم پانی میں داخل ہو گئے اور اُس ریڑھے کو کھینچ کر باہر نکال دیا۔ ریڑھے کے مالک نے بہت شکریہ ادا کیا۔

(۴) ایک غیر از جماعت بیوہ کی نقدی سے امداد کی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر

مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر کے زیر اہتمام ۲۹ جون ۱۹۷۲ء بروز جمعہ کو اٹھارہ ہزاری تک سائیکل سفر کا پروگرام بنایا گیا جو نہایت کامیاب رہا۔ اس پروگرام میں ۲۰ خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ جناب مولوی محمد زکریا صاحب مربی سلسلہ بھی حوصلہ افزائی کیلئے خدام کے پروگرام میں حصہ لیتے رہے۔

سب خدام نے فجر کی نماز حضرت امیر صاحب کے پٹرول پمپ پر ادا کی۔ پھر خدام کو پانچ گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ پہلے گروپ کی قیادت مکرم منظور احمد صاحب قائد مقامی کر رہے تھے اور آخری گروپ جس کی قیادت خاکسار کے ذمہ تھی کے پاس سائیکل مرمت کا جملہ سامان تھا تاکہ راستے میں اگر کوئی سائیکل خراب ہو جائے تو مرمت کی جا سکے۔ صبح سات بجے تمام گروپ تریموں ہیڈ پر پہنچ گئے تھے۔ دوپہر بارہ بجے خدام نے کلوا جمیعاً کے تحت اپنے اپنے ساتھ لایا ہوا کھانا کھایا جس کے بعد پھر تازہ دم ہو کر اٹھارہ ہزاری کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں مکرم میاں حمید اللہ صاحب اور ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب ناصر نے خدام کا استقبال کیا اور وہاں ہی نماز جمعہ ادا کی گئی۔ یہ پروگرام بہت دلچسپ رہا۔ پانچ بجے خدام نے واپسی کی تیاری کی۔ میاں حمید اللہ صاحب نے دعا کے ساتھ خدام کو رخصت کیا۔ اسی طرح گروپوں کی صورت میں واپسی سفر کیا گیا۔

فارغ اوقات میں مختلف دلچسپ انفرادی و اجتماعی مقابلے ہوتے رہے۔ (خاکسار شمیم پرویز)

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Peach Jam
HOT KETCHUP
HOT KETCHUP
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
سندر روڈ۔ لاہور

Monthly **KHALID** *Rabwah*
Tabuk 1352 H.S. —— September 1973 —— REGD.No. L 5830
Editor : ABDUL BASIT SHAHID